وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

مرتبہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

جلد ۱۲ | بابت ماہ جنوری ۱۹۱۷ء مطابق ربیع الاول ۱۳۳۵ھ | نمبر ۱

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے عہ طلباء سے عار

غیر ممالک سے تین روپے

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور چوہدری عبدالسلام ثانی نے شائع کیا

سنہ ۱۹۱۷ء کے لئے وی پی آتے ہیں

برادرانِ مکرم! سنہ ۱۹۱۷ء کا چندہ سالانہ پیشگی وصول کرنے کے لئے فروری کا تشحیذ پانچ تاریخ کو انشاء اللہ وی پی کیا جائیگا امید ہے کہ جملہ اصحاب وصول فرمالینگے کیونکہ کاغذ وغیرہ دن بدن گراں ہوتا جاتا ہے رسالہ کو باقاعدہ جاری رکھنے کے لئے سب سامان ابتداء سال میں خرید لینا ضروری ہے۔ جو صاحب وی پی وصول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں وہ مہربانی فرما کر پہلے اطلاع دیں جن اصحاب نے ابھی تک سنہ ۱۹۱۶ء کا چندہ نہیں دیا وہ بھی مہربانی سے توجہ فرمائیں

رسالہ کی قیمت سالانہ عہ

چونکہ کاغذ کی قیمت پہلے سے دگنی ہوگئی ہے اور خریدار پچھلے سال سے بہت کم رہ گئے ہیں اور پریس والوں کو بھی پہلے سے ڈیوڑھی اجرت دینی پڑتی ہے اسلئے انجمن تشحیذ الاذہان کی جنرل کمیٹی نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ حالات مساعد ہونے تک چندہ سالانہ عہ کردیا جائے امید ہے ہمارے مہربان خریداران تشحیذ اس قلیل سی ایزادی کو قبول فرمائینگے۔

القول المحمود

سید محمد احسن صاحب امروہوی نے ایک کتاب القول الممجد لکھی تھی جسمیں اسمہ احمد اور مسئلہ نبوت پر پیغامی عقائد کی تائید کی۔ اسکا مسکت و مدلل جواب مولنا سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۸۰ صفحے پر دیا ہے یہ کتاب ہمارے احباب کو ضرور منگوا کر پڑھنی اور غیر مبایعین میں تقسیم کرنی چاہئے قیمت ۸ . دفتر تشحیذ سے ملے گی۔

رعایت کتب

۱۰ جنوری تک قیمت کتب میں رعایت موجود ہے۔ جو صاحب ابتک اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکے وہ اب توجہ فرمائیں کیونکہ اس میں تشحیذ فنڈ کی اعانت بھی ہے۔

مینیجر تشحیذ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تشحیذ الاذہان قادیان

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۷ء

بہائیوں کی عقاید

تشحیذ میں ایک سلسلہ مضامین شروع کیا گیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے دوستوں کو دوسرے مذاہب کے عقاید سے پوری واقفیت ہو جائے پھر اسکے بعد وہ ان پر اسلام عرض کر سکیں اور ان کے نقائص سے انہیں آگاہ کرنے میں سہولت ہو کیونکہ اسلام کی یہ تعلیم نہیں کہ غیر مذاہب کی خواہ مخواہ تردید کرو۔ اور انہیں سرتاپا باطل قرار دو۔ بلکہ طریق انصاف یہ ہے کہ جو سچی اور صحیح باتیں ہیں ان کی تصدیق کیجائے اور جو غلط باتیں ہیں ان کی تردید۔ اسی سلسلہ میں بہائی مذہب کے عقائد لکھے جاتے ہیں جن کے متعلق واقفیت بہم پہنچانا ہر ایک کا کام نہیں اور خدا کے فضل سے مجھے ذاتی طور پر موقعہ ملا کہ میں ان کے عقائد معلوم کروں میرے پاس بہت سا ذخیرہ ہے اور میں وہ دلائل بھی بالتفصیل لکھ سکتا ہوں جو یہ لوگ اپنے بانی مذہب کی صداقت کے دیتے ہیں مگر فی الحال مختصراً عقائد کا ایک نقشہ پیش کرتا ہوں۔

خدا کے متعلق بہائی عقیدہ جسقدر اسماء حسنہ اور صفات علیا ہیں یہ خدا تعالےٰ کی نبیوں اور اس کے رسولوں اور برگزیدوں کی طرف راجع ہیں کیونکہ ملکوت الاسماء میں یہی وجود ان صفات کے مظاہر ہیں اور خود اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور اپنی صفات میں غیب ہے جس سے یہ مراد ہے کہ عالم خلق میں جو کچھ اسماء حسنہ اور صفات علیا سے عقلاء و حکماء و بلغاء کے ادراکات میں آسکتا ہے وہ حق تعالےٰ کے مظاہر کی طرف راجع ہے اور حق جل جلالہ کل سے منزہ ہے اور اسکی تمام صفات

قدیمہ اسکی ذات اقدس کی مانند لا یدرک و لا یوصف ہیں۔

مسئلہ وحدت وجود توحید یہ نہیں کہ کل کو ایک جانیں بلکہ توحید یہ ہے کہ ایک کو (حق جل جلالہ کو) کل سے مقدس جانیں۔

روح و مادہ روح و مادہ اور خلقت کے قدیم ہونے کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ خالق کبھی بھی مخلوق کے بغیر نہیں رہا اور نہ ہوگا باوجود اس کے یہ بھی مانتے ہیں کہ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَّعَہٗ مِنْ شَیْءٍ (اللہ تعالےٰ تھا اور اسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی) اور اب بھی ایسا ہوگا۔ جیسا وہ تھا اور اسکی شان بہت بلند ہے۔

ملائکہ ملائکہ کی نسبت یہ عقیدہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمادیا ہے۔ وَلَوْ جَعَلْنٰہُ مَلَکًا لَّجَعَلْنٰہُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَیْہِ مَا یَلْبِسُوْنَ (انعام ع۱) اور اگر ہم اسے فرشتہ بناتے تو اسے آدمی ہی بناتے اور پھر بھی انہیں وہی اشتباہ ڈالتے جو شبہ یہ اب کرتے ہیں۔

وحی و الہام خدا تعالےٰ نے وَنَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ عَلٰی قَلْبِکَ فرما کر وحی کی حقیقت بتادی ہے میرے (راقم) نزدیک اس سے بہائیوں کی یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ وہ وحی کو قلب سے نکلا ہوا مانتے ہیں۔

مسئلہ رسالت و ختمیت بہائی کہتے ہیں ہمیں تعجب ہے کہ مسئلہ ختمیت اہل اسلام پر مشتبہ رہی۔ اور نبی کریم صلعم کو آخر نبی اور اسلام کو آخر دین مانیں۔ حالانکہ دین اور نبوت کا آخر نہیں احادیث مسلمہ سنی و شیعہ میں یہ بھی ہے کیف تہلک امۃ انا اولہا والمہدی اوسطہا والمسیح اٰخرہا جس سے ظاہر ہے کہ وہ موعود جو آئیگا تو دین اسلام کے بعض مسائل کی تعدیل و تبدیل بھی فرمائیگا یہ وہ موعود مولویوں کی پوزیشن میں نہیں ہوگا۔ پس جب تک خلقت خلق اور خالق ہے اللہ تعالیٰ ایک انسان کامل مبعوث فرماتا رہیگا جو عالم انسانی کا ربّ النوع ہوگا اور اس منبع فیوضات پر اسم ربّ کا اطلاق ہو سکیگا اور ربّ کہنا شرک نہیں۔ کیونکہ وہ ہیکل اکرم ہر روز الٰہی میں کسی نہ کسی نام سے مبعوث ہوتی ہے اور وہ ہیکل اوّل فیض حق اور اوّل خلق ہے اور وہ مشیت اولیہ اور کلمہ جامعہ اور صفات کاملہ کو روئے زمین کے لوگوں پر ظاہر

کرنے والی ہو اسکے سوا خدا تعالےٰ کے صفات اور ارادہ اور مشیت سے کوئی آگاہ نہیں ہو سکتا بہاءاللہ اور باب نے دعویٰ نبوت نہیں کیا مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ نبی کریم کے بعد ادعائے نبوت کو جائز نہیں سمجھتے تھے کیونکہ ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ نبی کریم صلعم کے خلفاء جو ترویج شریعت اسلامیہ کے لئے ہونگے ان میں سے کوئی نبی نہیں ہوگا بخلاف دوسرے انبیاء کی شریعت کے مروج انبیاء ہوتے تھے اور وہ موعود جس کی پیشگوئی خاتم النبیین نے فرمائی وہ خلیفہ نہیں پس اسکے لئے ادعاء نبوت جائز ہے وہ تو اسلام کے بعض احکام کی بھی بحکم خدا تبدیل وتعدیل کرنیوالا ہے ہاں یہ سوال کہ پھر وہ نبی کیوں نہ کہلائے سو اسکا جواب یہ ہے مظاہر حق جل جلالہٗ مختار ہیں کہ پھر کسی وقت اور زمانے میں کسی خاص نام اور طرز میں ظاہر ہوں جس کے لئے وہ خدا سے مامور ہوں اسم نبوت سے ظاہر ہوں یا اسم ولایت سے روح اللہ ہوکر یا کلیم اللہ ہوکر کیونکہ وہ تمام صفات الٰہیہ کے مظہر ہیں نہ کسی خاص صفت کے۔ تمام اسماء حسنیٰ الٰہی ہیاکل قدسیہ کے گرد طواف کرنے والے ہیں اور بہائی اسکے بھی معتقد ہیں کہ بہاءاللہ و باب کے منکر ناجی نہیں۔

عصمتِ انبیاء گو ہر ایک نبی نے ذات اقدس باری تعالےٰ کے مقابلہ وحضور میں اپنے عجز وضعف وخطاو نادانی کا اظہار کیا ہے مگر بہ نسبت جمیع ماسوی اللہ امر ونہی کے ابلاغ میں کسی قسم کا کوئی قصور ان سے سرزد نہیں ہوا۔ اور نہ وحی الٰہی میں انہوں نے کبھی شک کیا وہ محفوظ ومعصوم تھے۔

معجزات وہ تمام معجزات وخوارق عادات جن کا ذکر آیات قرآنیہ اور ایسے ایسے قوی ثبوتوں سے ہو۔ وہ اس علم وقدرت و احاطہ کا نتیجہ ہے کہ جو ان حقائق صافیہ میں مخلوقات کے علم وقدرت واحاطہ سے زیادہ پایا جاتا ہے۔

کتب الٰہیہ وہ تمام کتب برحق ہیں جو وارائے حیثیت وشئون انبیاء صادقہ ہیں خواہ انکا ذکر قرآن مجید میں ہو یا نہ ہو۔

ابن اللہ کی اصطلاح ابن اللہ ہونا حضرت مسیح کا قرآن کے مخالف نہیں کیونکہ یہ بنص قرآن روح القدس الٰہی سے متولد ہیں۔ بعض آیات قرآنی ان نصاریٰ کے عقائد کے رد میں ہیں جو مسیح کو خدا کہتے ہیں یا خدا کو روح اللہ کا پدر جسمانی مانتے ہیں

حالانکہ خود حضرت مسیح سے انجیل میں لکھا ہُوا موجود ہے کہ جو ملکوت اللہ میں داخل ہوتا ہے اسکے لئے تولّد ثانی ضروری ہے اور یہی ہے حقیقت ولد اللہ مسیح کا مقبرہ نہیں تو موسیٰ کا بھی مقبرہ نہیں۔

حفاظت کتب سابقہ | تورات وانجیل کے معنی وتفسیر میں علماء یہود ونصاریٰ نے بہت کچھ تاویل وتحریف کی ہے مگر تمام اخبارات اور آیات کتب کی تحریف اور محو ثابت نہیں مصدقاً لما معھم من التوراۃ والانجیل سے ظاہر ہے کہ یہود ونصاریٰ کے پاس خدا کی توریت وانجیل موجود ہے ہاں انمیں تین قسم کی تحریف ہے (۱) کلمات اور حروف میں تغییر کے بغیر معانی میں تحریف (۲) اپنے عقل وفہم ووہم کے مطابق آیات کی تفسیر (۳) اصطلاحی تحریف یعنی انبیاء کی اصطلاحات اور الہامات کے اپنی اصطلاح میں معنی کرنے حالانکہ محاورات کلمات الٰہی ایک خاص علم کے ماتحت ہیں۔ غرض یحرفون الکلم عن مواضعھا میں تحریف معنوی کا ذکر ہے دیدہ ودانستہ انہوں نے الفاظ نہیں بدلے۔

یوم آخر وقیامت | یوم آخر وقیامت۔ قیامت کبریٰ کے ظہور کے علاوہ ہے۔ اور ہر خلق کے فناء کے بعد حق تعالیٰ اور خلق کے پیدا کرنے پر قادر ہے اور اس مخلوق سے پہلے بھی مخلوق تھی اور حشر ونشر جسمانی وروحانی دونوں ہونگے۔

دوزخ بہشت | عذاب وبہشت۔ خدا تعالیٰ کے قرب اور بُعد کا نام ہے

تقدیر | انسان اپنی حیثیت میں فاعل مختار ہے مگر تمام تقدیرات وخلقتہائے الٰہیہ میں نہیں

نماز روزہ | طائفہ بابیہ وبہائیہ کے عبادات نہ تو اہل سنت سے ہیں نہ شیعہ سے کیونکہ موعود فرق مختلفہ کے عقائد وجزئیات کی ترویج کے لئے نہیں آیا اس خصوص میں میری (ایڈیٹر) تحقیقات یہانتک پہنچی ہے کہ بہائی مطلق عبادت کے قائل ہیں جائز سمجھتے ہیں کہ عیسائیوں کے گرجے میں عبادت کرلیں یا نماز مسلمانوں کی طرح پڑھ لیں یا اپنے بہاء اللہ کے ارشاد کے ماتحت کچھ تسبیح اور مناجات کرلیں۔

عبادت | طریق وصول الی اللہ میں سے عبادت بھی ہے اور جب عبادت کا ایک طریق مرور زمانہ سے اس قوم کی رسم وعادت ہوجاتا ہے تو پھر اس غرض کو پورا نہیں کرتا۔ جس کے لئے وہ مشروع ہُوا۔ پس ایک موعود کے ظہور سے حسب اقتضاء ضروریات وحالات

زمانہ اسکو بدل دیا جاتا ہی تاکہ پھر اذہان ظاہر و باطن ہی متوجہ ہو سکیں۔

کتب بہائیہ طائفہ بہائیہ کے لئے اوامر و اصول میں جامع کتب چار ہیں۔ ا۔کتاب اتقان۔ کتاب اشراقات۔کتاب اقدس۔کتاب مبین

متفرقات ماکولات کا حرام و حلال وہی ہی جو قرآن مجید میں ہی مگر کچھ تبدیل و تعدیل بہاء اللہ نے فرمائی۔

جسمانیات کو بھی دین میں دخل ہی مثلاً لباس ریش کہ عباد اللہ کے اختیار میں ہیں جہاد اور جنگ بادشاہ وقت کا کام ہی اور بادشاہ کی اطاعت واجب رہنمائے دیانت و دین و شریعت جو ہیں انکو امور سیاست میں دخل دینے سے امتناع کلی ہی انہیں صبر و شکر و تحمّل کا حکم ہی اور ضرب و شتم و جدال جائز نہیں۔

نوٹ:۔ بہائی عقاید کا ایک حصہ میںنے انہیں کے الفاظ میں شائع کر دیا ہی اگر آپ ان کی تمام کتب بھی پڑھ دیں جنکا حاصل ہونا از بس دشوار ہی تو بھی اتنی باتیں نہیں نکال سکتے بغیر اسکے کہ ان کے کسی عالم و مبلّغ کی صحبت میں ایک عرصہ رہکر خاص تعلق قائم کریں۔

عیسائیوں کے ایک اعتراض کا جواب

عیسائیوں کا ایک بہت بڑا اعتراض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات پر ہی وہ یہ ہی کہ قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں واللہ یعصمک من النّاس وارد ہؤا ہے مگر آپ کو ایک یہودیہ نے زہر دیا جس سے ایک سال بعد آپکی وفات واقع ہوئی پس اللہ یعصمک من النّاس صحیح نہ رہا۔

اس اعتراض کے بہت سے جواب ہیں انمیں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس مقصد کے لئے آپنے آواز اٹھائی تھی اسے پورا کرکے آپ فوت ہوئے اور دنیا نہ آپ سے پہلے اور نہ ابتک کوئی نظیر ایسی پیش کر سکی ہی جو ایک شخص تن تنہا اتنی مخالفتوں میں یوں اپنے مقاصد میں کامیاب ہو کہ تمام خطّہ زیر دعوت اولی کو اپنا پیرو بنا کر فوت ہو۔ پس جب آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور آپنے امر تبلیغ تحدّ کمال پہنچا دیا تو پھر آپ کی وفات کے

متعلق کسی قسم کا اعتراض انصاف پر مبنی نہیں۔ کیونکہ یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا گیا کہ آپ فوت ہی نہیں ہونگے۔ بلکہ دعویٰ تو یہ ہے کہ یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لا یھدی القوم الکفرین اے رسول جو کچھ تیرے ربّ کی طرف سے نازل ہوا اسے خوب کھول کھول کر پہنچا دو۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے محفوظ رکھیگا اور قوم کافرین کو تیرے مقابل پر کامیاب نہیں کریگا چنانچہ جب ما انزل الیک کی تبلیغ ہو چکی اور آنحضرت کا کام ختم ہو گیا تو پھر اسکے بعد سوائے اسکے اور کیا ہونا تھا کہ آپ الرفیق الاعلیٰ سے جا ملیں۔

دوم۔ حال میں چیفکورٹ کا ایک فیصلہ ہوا ہے جو یہ ہے "ہمارا وکل رپورٹر راوی ہے کہ رجبا پاولی ساکن چک نمبر ۲۷۰ ضلع لائیلپور مر گیا جسکو دفن کرنیکے بعد افواہ اڑا دی کہ اسکی بدچلن عورت نے اسے زہر دیکر مار ڈالا ہے۔ پولیس نے بعد تفتیش عورت کا چالان کر دیا۔ سشن جج نے اسے پھانسی کی سزا دیدی اپیل ہونے پر مسٹر بدرالدین قریشی بیرسٹرایٹ لا چیفکورٹ میں ملزمہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے عدالت کو بتلایا کہ چالان میں لکھا ہے کہ زہر کھانیکے ۵ ادن بعد متوفی کی موت ہوئی۔ یہ بظہوری غلط ہے زہر کا اثر فوری ہونا چاہیئے تھا اسلئے ملزم بیگناہ ہے۔ فاضل ججاں نے فریقین کے وکلاء کی تقاریر سماعت کرنے پر ملزمہ کو سزائے پھانسی سے بری فرمایا۔"

(بلا تشبیہ) اس سے ظاہر ہے کہ زہر کھلانے کے ۵ ادن بعد وفات ہونے سے متوفّی کی موت کو زہر کا نتیجہ نہیں قرار دیا گیا تو ایک سال گذر جانے کے بعد اسی نقطہ خیال سے عیسائی کسطرح کہہ سکتے ہیں کہ آپکی موت زہر کا نتیجہ تھی۔ یا وہ زہر دینے میں کامیاب ہوئی۔ فتفکروا یا اولی الالباب۔

اطلاع خریداران تشحیذ کو اطلاع ہو کہ اگلا پرچہ سنہ ۱۹۱۷ء کا پیشگی چندہ وصول کرنے کے لئے وی پی کیا جائیگا۔ احباب وصول فرما کر مشکور کرینگے اگر کوئی صاحب اسوقت تک وصولی کے لئے تیار نہ ہوں تو پہلے اطلاع دیں۔ منیجر

عیسائی اصحاب توجہ فرماویں

ہمیں کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ شانہ عز ذولاکے تین اقنوم ہیں ۔ باپ بیٹا روح القدس ۔ اور یہ مسئلہ تثلیث عیسائیت کا اصل الاصول ہے ۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ شرائع بیشک تبدیل ہو سکتی ہیں مگر اصول دین کبھی نہیں بدلتے خصوصاً خدا تعالیٰ جو ازلی ابدی ہے اسکی ذات کے متعلق تمام انبیاء کی ایک ہی تعلیم ہونی چاہئیے کیونکہ جس کے وہ فرستادہ ہیں جب اسکے بارے میں وہ مختلف خیال رکھتے ہیں تو جو احکام وہ اسکے سناتے ہیں کیونکر صحیح اور معتبر و مستند مانے جا سکتے ہیں ۔

عیسائی عہد عتیق کو الہامی مانتے ہیں اور جب ہمیں بائبل دی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے ۔ یہ خدا کا کلام ہے ہم اس خدا کے کلام میں اول سے آخر تک تمام انبیاء علیہم السلام کے اقوال میں خدا کو ایک ہی پڑھتے ہیں پھر عہد جدید میں یکایک ہمیں بتایا جاتا ہے کہ تین اقنوم ہیں ۔ تو کیا پہلے تمام انبیاء حقیقی خدا سے بیخبر رہے یا انہیں غلطی لگ گئی یا وہ اس مسئلہ تثلیث کو سمجھ نہیں سکتے یہ ایک ایسی بات ہے جسے کم از کم ہم سمجھنے سے معذور ہیں بہت مہربانی ہوگی اگر کوئی عیسائی صاحب اسپر روشنی ڈالینگے ۔ ذیل میں ہم عہد عتیق کی متعدد کتب سے دکھاتے ہیں کہ پہلے انبیاء نے خدا کے بارے میں کیا تعلیم دی ۔

حوالہ اوّل ۔ میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہ ہو تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے مت بنا تو انہیں سجدہ نہ کر ۔ نہ ان کی بندگی کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں (استثنا باب ۵ آیت ۷ ۔ ۸ ۔ ۹)

حوالہ دوم ۔ "سو تو اے خداوند خدا بزرگ ہے اسلئے کہ کوئی تیری مانند نہیں اور تیرے سوا جہانتک کہ ہمنے اپنے کانوں سے سنا ہے کوئی خدا نہیں (۲ سموائیل باب ۔ آیت ۲۳ ۔ ۲۴)

حوالہ سوم ۔ اے خداوند اسرائیل کے خدا جو کروبیوں کے درمیان سکونت کرتا ۔ تو ہی اکیلا زمین کی ساری مملکتوں کا خدا ہے تو ہی نے آسمان و زمین کو پیدا کیا (۲ سلاطین باب ۱۹ آیت ۱۶)

حوالہ چہارم ۔ تو ہاں تو ہی اکیلا خداوند ہے تو نے آسمان کو اور آسمانوں کے آسمان کو اور ان کی ساری آبادی کو اور زمین کو اور جو کچھ اس پر ہے اور سمندروں کو اور جو کچھ انمیں ہے بنایا

اور تو سبھوں کا پروردگار ہی (نحمیاہ باب ۹ آیت ۶)

حوالہ پنجم - میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں (یسعیاہ باب ۴۶ آیت ۹)

(۲) میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں میرے سوا کوئی خدا نہیں (یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۵)

(۳) میں خداوند سب کا بنانے والا ہوں میں ہی نے اکیلے آسمانوں کو تانا اور آپ تنہا زمین کو فرش کیا (باب ۴۴ یسعیاہ آیت ۲۴)

حوالہ ششم - معبودوں کے درمیان اے خداوند تجھ سا کوئی نہیں × × × تو بزرگ ہے اور عجائب کام کرتا ہی تو ہی اکیلا خدا ہے - (زبور ۸۶ - آیت ۸ - ۱۰)

حوالہ ہفتم | سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند تو اپنے سارے دل اور اپنی سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ (استثنا باب ۶ آیہ ۴)

حوالہ ہشتم | بیشتر اس سے کہ پہاڑ پیدا ہوئی اور زمین اور دنیا کو تو نے بنایا - ازل سے ابد تک تو ہی خدا ہے - (زبور باب ۹۰ آیت ۲)

حوالہ نہم | کیا میں خداوند ہی نے یہ نہیں کہا کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں صادق القول اور نجات دینے والا خدا میرے سوا کوئی نہیں - (یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۲۱)

حوالہ دہم | اب دیکھو کہ میں ہاں میں ہی وہ ہوں اور کوئی معبود میرے ساتھ نہیں - میں ہی مارتا ہوں اور میں ہی جلاتا ہوں (استثناہ باب ۳۲ آیت ۳۹)

حوالہ یازدہم | اے خداوند اسرائیل کے خدا تجھ سا کوئی خدا نہ اوپر آسمان میں ہے اور نہ نیچے زمین میں (سلاطین باب ۸ آیت ۲۳)

اسکے بعد عہد نامہ میں آپ خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم دیکھیں جنہیں ثالث ثلثہ بتایا جاتا ہی فرماتے ہیں -

پہلا حوالہ | سب حکموں میں سے اول کونسا ہی یسوع نے جواب دیا کہ اول یہ ہی اے اسرائیل سن خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ (مرقس باب ۱۲ آیت ۲۹)

دوسرا حوالہ | اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو

جسے تو نے بھیجا ہی جانیں۔" (یوحنا باب ۱۷ آیت ۳)

یہ آیت نہ صرف یہ بتاتی ہے کہ خدا ایک ہے بلکہ جناب یسوع مسیح کی پوزیشن بھی واضح کرتی ہے کہ وہ اسکا فرستادہ یعنی رسول ہے اور بس

پھر حواریوں کی تعلیم بھی یہی ہے۔

حوالۂ اوّل اگرچہ آسمان و زمین میں بہت سے خدا کہلاتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے یعنے اب جس کی طرف سے ساری چیزیں ہیں اور ہم اسی کے لئے ہیں۔ (اکرنتھیون باب ۸ آیت ۶)

حوالہ دوم ایک ہی خداوند ہے ایک ہی ایمان ایک ہی بپتسمہ اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے (افسیون باب ۴ آیت ۶)

حوالہ سوم جو مبارک اور واحد حاکم بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ پس نہایت ادب و خصوص سے ہم عیسائی صاحبان کی خدمتمیں عرض پرداز ہیں کہ ہم تو عہد عتیق و عہد جدید میں توحید ہی کی تعلیم پڑھتے ہیں اور تثلیث کا لفظ تک نہیں دیکھتے پس اگر کچھ ایسے الفاظ ہوں جن سے تین اقنوم نکلتے ہیں تو یہ محکم آیات بہرحال مقدم ہونی چاہئیں کہ یہ سب نبیوں کی مشترکہ تعلیم ہے۔ ولکل وجھۃ ھو مولّیھا۔

پیشگوئیوں کے بارے میں چند اصول

اکثر غیر احمدی شور مچاتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ انہیں کہنا چاہئیے کہ اچھا یہ پیشگوئیاں تو پوری نہیں ہوئیں اسکے علاوہ جو پیشگوئیاں ہیں اور جن پر تم کوئی جرح نہیں کر سکتے ان سے تم نے کیا فائدہ اٹھایا؟

۲۔ پھر تم مسلمان کہلاتے ہو قرآن مجید کو حکم مانتے ہو اسمیں لکھا ہے وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم (اگر یہ نبی سچا ہے تو جو وعدہ کرتا ہے اسکا بعض ضرور پہنچیگا) اس سے ثابت ہے کہ تمام پیشگوئیوں کا پورا ہونا اور پھر ایسے رنگ میں پورا ہونا کہ سب سمجھ جائیں اور مان لیں ضروری نہیں پس جب خدا کی کتاب فرماتی ہے کہ سب پیشگوئیاں پوری ہونی ضروری نہیں تو تم کسطرح بعض پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے کو دلیل کذب بنا سکتے ہو

(ب) یہ بھی غور کر لو کہ یہاں کفار مخاطب ہیں اور مقصود تخویف ہے پس ضرور تھا کہ تخویف کے موقعہ پر کہا جاتا کل پیشگوئیاں پوری ہونگی۔ مگر چونکہ ایسا ہونا سنت اللہ کے خلاف ہے اسلئے بعض ہی فرمایا

۳۔ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ دنیا میں پوری ہونے والی پیشگوئیاں مراد ہیں کیونکہ یہاں اول تو دنیا کا لفظ نہیں۔ دوم یہ صیغہ مضارع استقبال کو شامل ہے قیامت کو مستثنے کی کوئی وجہ نہیں سوم کیا کفار قیامت کو عذاب وغیرہ سے بچے رہینگے جو آخرت کو مستثنی کر دیا اور فرمایا کہ صرف دنیا میں تم کو پہنچ جائیگا جو تم سے وعدہ ہے اور آخرت میں چونکہ تم قبضہ الہی سے (نعوذ باللہ) نکلجاؤ گے اسلئے اسکے متعلق یقین نہیں۔

۴۔ یہ کہنا کہ قرآن مجید میں فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ آیا ہے اس لئے وعدہ کا پورا ہونا ضروری ہے اسکے متعلق کئی جواب ہیں۔

اول تو وعدہ بہ سبب مضاف ہونے کے معرفہ ہو گیا ہے اسلئے خاص وعدہ مراد ہے ہر ایک وعدہ مراد نہیں۔

دوم۔ تمام آیت پڑھے جو یوں ہے کہ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ،

اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ۔ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ۔ یعنی جس دن زمین دوسری زمین سے بدل جائیگی اور آسمان بھی اور سب لوگ اللہ واحد قہار کے حضور حاضر ہونگے اس دن وہ اپنے اس خاص وعدے کو جو رسولوں سے ہے نہیں بدلیگا اور یہ ہم بھی مانتے ہیں اسمیں یہ کہاں لکھا ہے کہ سب پیشگوئیوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔

۵۔ پیشگوئیاں کہ آیات ہیں۔ ان کے متعلق قرآن مجید نے کچھ اصول بتائے ہیں۔ ان میں ایک اصل یہ بھی ہے وما کان لرسولٍ ان یاتی بایۃٍ الا باذن اللّٰہ لکل اجل کتاب یمحوا اللّٰہ مایشاء ویثبت (رعد ع ۱۳) خدا کے حکم کے بغیر رسول کوئی پیشگوئی نہیں کرتا اور پھر اسکے لئے ایک وقت مقرر ہو۔ اور اللہ چاہے تو اسے بھی محو کر دے یا جتنے حصے کو چاہے رہنے دے۔

دوم۔ اِذَا بَدَّلْنَا اٰیَۃً مَّکَانَ اٰیَۃٍ وَّ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ قَالُوْا اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ۔ جب ایک نشان کو بدلکر دوسرا نشان دیں تو کفار کہتے ہیں تو مفتری ہے گویا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا پہلے ایک نشان دے اور پھر اسے بدل دے۔

سوم۔ بعض پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں روک بھی پڑجاتی ہے مثلاً یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللّٰہ لکم ایک وعدہ ہے کہ وہ ارض مقدسہ تمہارے خاص تمہارے لئے لکھدی گئی ہے مگر پھر ارشاد ہوتا ہے فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ چالیس سال حرام ہے وہ زمین ان پر۔

چہارم۔ آیات کچھ محکمات ہوتی ہیں کچھ متشابہات ایمان بالغیب کے لئے ضروری ہے کہ بعض پیشگوئیاں متشابہات میں رہیں جن کی تاویل صرف راسخون فی العلم بلکہ لایعلم تاویلہ الا اللّٰہ کے مطابق صرف اللہ ہی جانے ایمانداروں کا کام ہے کل من عند اللّٰہ کہنا محکم پر بحث کرنی اور متشابہات پر ایمان لانا۔

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی

اس پیشگوئی پر نہایت بسط سے ایک مضمون مئی ۱۹۱۳ء کے تشحیذ میں چھپ چکا ہے میں نے اسمیں بالتفصیل یہ بتا دیا تھا کہ اس پیشگوئی کا مقصد ہرگز ہرگز لڑکی کا نکاح میں لانا نہ تھا۔ بلکہ اپنے رشتہ داروں پر حجت الٰہی قائم کرنا اور انہیں خدا کی ہستی اور اپنی صداقت کا ثبوت دینا چنانچہ حضورؑ خط بنام مولوی محمد حسین میں بھی لکھتے ہیں کہ "اس پیشگوئی کی یہ بنیاد نہیں کہ خواہ مخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تھی بلکہ بنیاد یہ تھی کہ یہ فریق مخالف جنہیں مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا اس عاجز کے قریبی رشتہ دار مگر دین کے سخت مخالف تھا × × × خدا تعالیٰ نے چاہا کہ انپر اپنی حجت پوری کرے سو اسنے نشان دکھلانے میں وہ پہلو اختیار کیا جس کا ان تمام بیدین قرابتیوں پر اثر پڑتا تھا کہ موت و حیات انسان کے اختیار میں نہیں۔"

پھر تتمہ اشتہار دس جولائی ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے انہیں انکی بھلائی کے لئے انہی کے تقاضا سے انہیں کے درخواست سے اس الہامی پیشگوئی کو جو اشتہار میں درج ہی ظاہر فرما دیا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ وہ درحقیقت موجود ہی اور اسکے سوا سب کچھ ہیچ ہے۔"

پس اس پیشگوئی کو ہمیں اس پہلو سے دیکھنا چاہئے کہ اس خاندان پر اس پیشگوئی کے بعد کیا اثر ہوا اگر تو وہ خدا کی طرف متوجہ ہو گئے اور سلسلہ میں داخل تو پھر یہ وہ کامیابی ہی جس کی نظیر صرف انبیاءؑ کی کامیابیوں میں مل سکتی ہے اور اگر یہ مطلب حاصل نہیں تو پھر خواہ نکاح ہو بھی جاتا تو نہیں کہہ سکتے تھے جو پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ اصل مقصد حاصل نہ ہوا۔ الحمدللہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس خاندان کا کثیر حصہ آج سلسلہ احمدیہ میں داخل ہی اور جو کسی وجہ سے داخل نہیں وہ شوخی اور مخالفت کو چھوڑ چکا ہے میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ پھر لکھتا ہوں کہ اس خاندان کا سردار محمود بیگ بیعت میں داخل ہوا

۲۔ مرزا احمد بیگ کی لڑکی جو مرزا احسن بیگ صاحب کے نکاح میں ہے وہ بھی احمدی ہے

۳۔ خود مرزا محمد احسن بیگ صاحب بھی مخلص احمدی ہیں۔

۴- دوسری دو لڑکیاں بھی مخالف نہیں بلکہ درس قرآن میں شامل ہوتی ہیں۔

۵- مرزا احمد بیگ صاحب کے فرزند مرزا محمد بیگ کا یہ بیان ابھی چند روز ہوئے الفضل میں چھپا ہے "میں اپنی رائے کے مطابق نیکبخت اور بزرگ سمجھتا ہوں اور مجھے احمدی جماعت قادیان سے کسی قسم کی عداوت اور اعتراض نہیں ہے"۔ (الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۶ء)

۶- مرزا محمد بیگ کا لڑکا تو بیعت بھی کرچکا ہے۔

۷- مرزا سلطان محمد بیگ کا خط بھی چھپ چکا ہے۔ جو ابھی درج کیا جاتا ہے۔

"السلام علیکم۔ نوازش نامہ آپکا پہنچا یا وآوری کا مشکور ہوں۔ میں جناب مرزا جی صاحب مرحوم کو نیک۔ بزرگ اسلام کا خدمتگذار۔ شریف النفس۔ خدایاد پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں۔ مجھے انکے مریدوں سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے بلکہ افسوس کرتا ہوں کہ چند ایک امورات کی وجہ سے انکی زندگی میں انکا شرف نہیں حاصل نہ کرسکا۔"

نیازمند سلطان محمد

۸- اور اب آپ خوشی سے سینگے کیونکہ اسی بات سے اس مضمون لکھنے کی تحریک ہوئی۔ کہ مرزا احمد بیگ صاحب کی بیوی بھی سلسلہ احمدیہ میں داخل اور حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت نہایت اخلاص سے کرچکی ہے۔

اور اس رشتہ کے متعلق سب سے مانع بھی یہی تھیں انکے سلسلہ میں آنے کی خبر خدا تعالےٰ کے کلام میں بھی تھی۔ ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علیٰ عقبک۔

اب اس الہام سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ یہ پیشگوئی اصل میں وعید ہے اور جو توبہ و انابت سے ٹلجاتی ہے۔

دوم۔ یہ کہ توبہ کرلینا یقینی ہے جبھی تو اللہ تعالےٰ نے اسطرف اسے متوجہ فرمایا۔ تعجب ہے کہ جس خاندان کی نسبت پیشگوئی تھی وہ تو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا جاتا ہے جو زبردست ثبوت ہے اس بات کا کہ پیشگوئی پوری ہوئی اور ایسی شان سے پوری ہوئی کہ وہ جو مخالف تھے اور سخت مخالف تھے اور جنکو صدمہ بھی شدید پہنچا تھا وہ تو سب باتیں بھلا کر احمدی بن رہے ہیں۔ اور یہ بیرونی لوگ خواہ مخواہ یہ بات پیش کرتے کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ لوگوں کو قبول حق سے

رہی ہیں التعجب ثم التعجب اتنا غور نہیں کرتے کہ جن کے لئے پیشگوئی تھی جب ان پر اس پیشگوئی کا اثر اچھا ہوا تو تم کون ہو جو کہہ رہے ہو کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ پیشگوئی پوری نہ ہوتی تو یہ رشتہ دار اور بھی شدید مخالف ہو جاتے نہ یہ کہ توبہ و انابت کر کے سلسلہ میں داخل ہوتے۔

چند لطائف

غیر احمدی۔ اعجاز احمدی میں مرزا صاحب کا ایک مصرعہ ہے۔ ولو دی بین النّاس والخلق احضروا۔ بصیغہ مجہول ظاہر کرتا ہے کہ لوگ ڈنڈے مار مار کر لائے گئے حالانکہ وہ مرضی سے آئے

احمدی۔ جناب من قرآن مجید میں جنتیوں کے بارے میں ہے ویسقون فیھا کاسًا کان مزاجھا زنجبیلًا۔ کیا انہیں ڈنڈے مار مار کر زنجبیل ملی ہوئی شراب طہور پلائی جائیگی۔

غیر احمدی۔ خاموش!

مرزا صاحب اعجاز احمدی میں مکذبین سے کہتے ہیں وان کنت فی شك فسل یا مکذّبی تو کیا مکفر و مکذّب شک میں ہوتے ہیں انکو تو مرزا صاحب کی گمراہی پر یقین ہے۔

احمدی۔ حضرت قرآن مجید میں ہے کہ کفار انبیاء سے کہتے ہیں واننا لفی شك مما تدعوننا الیه مریب (ہود ع ۹) (۲) وانھم لفی شك منه مریب (ہود ع ۱۰)

غیر احمدی۔ خاموش!

ما علّمناہ الشعر وما ینبغی له سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی شاعر نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب چونکہ شاعر تھے اسلئے نبی نہیں۔

احمدی۔ بھائی صاحب مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق جس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے۔ آپ تو شاید حضرت داؤد ع کو بھی نبی نہ مانتے ہونگے جنکے لئے قرآن مجید میں زبور دیئے جانیکا حکم ہے

سنو! حضرت نبی کریم نے کبھی شعر نہیں کہا یہ مسلمہ بات ہے مگر پھر بھی عرب کے لوگ کہتے تھے شاعر او مجنون جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک خالی ڈھکوسلے چلانے والا شاعر کہلاتا ہے نہ کہ پابند عروض۔ پس ما ینبغی له الشّعر کے یقیناً یہی معنے ہیں کہ خیالی ڈھکوسلے

چلانا نبوت کی شان سے بعید ہے۔ وہ جوبات کرتا ہے پختہ اور حکمت سے بھری ہوئی صحیح اور اٹل ہوتی ہے

مکالمہ شیعہ و احمدی

(نمبر ۲)

شیعہ۔ بعد وفات رسول صلعم جو جو ظلم وستم اہلبیت کرام پر ہوئے بیان نہیں ہو سکتے مثلاً مروی ہے حضرت عمر کے ہاتھ سے جناب فاطمہؓ کو ایسا صدمہ ہوا کہ آپ کا حمل ساقط ہو گیا اور حضرت محسن شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احمدی۔ پیارے دوست اگر جناب فاطمہ ایک ہی بیٹی رسول صلعم کی ہیں اور ان کا بچہ محسن نام بھی ایک ہی دفعہ پیدا ہوا ہے تو میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ یہ روایت بالکل جھوٹی اور حضرت عمر کے حاسدوں کی طبع زاد ہے محسن کا پیدا ہونا خود آنحضرت صلعم کی زندگی میں ثابت اور یہ نام بھی آپکا ہی تجویز کردہ ہے پھر کتنا اندھیر ہے کہ اسی سیدہ کے اسی صاحبزادہ کی ولادت دوسری دفعہ ایسے شرمناک طور پر بیان کیجاتی ہے فرمائیے اس سے بڑھکر اہلبیت رسول کی کوئی ہتک ہو سکتی ہے ہرگز نہیں لیجیے اب وہ روایت عرض کرتا ہوں ذرا غور سے مطالعہ فرمائیے گا۔

جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حسن پیدا ہوئے تو تشریف لائے رسول اللہ صلعم تو فرمایا لاؤ میرے بچے کو مجھے دکھاؤ۔ اور اسکا نام کیا تجویز کیا ہے؟ میں (جناب علی) نے عرض کی کہ حرب تو آنحضرت صلعم نے فرمایا نہیں یہ تو حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو آپ نے فرمایا لاؤ میرا بچہ مجھے دکھاؤ۔ نام کیا رکھا ہے میںنے عرض کی کہ حرب فرمایا نہیں یہ تو حسین ہے۔ پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا۔ تو آنحضرت صلعم تشریف لائے اور فرمایا لاؤ میرا بچہ دکھاؤ کیا نام ہے میںنے عرض کیا کہ حرب فرمایا بل ہو محسنؓ بلکہ محسن نام رکھو۔ اسد (نام راوی) نے اس روایت میں اتنا اور کہا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے میںنے انکو فرزندان ہارون کے نام سے موسوم کیا ہے جن کے نام شبر شبیر اور مشبر کہتے دیکھو استیعاب جلد اول صفحہ ۱۴۲ ترجمہ الحسن بن علی بن ابی طالب

شیعہ۔ صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث میں بارہ خلیفوں کی پیشگوئی آئی ہے کہ ان کے زمانہ میں

دین اسلام برقرار رہیگا۔ وہ بارہ کون کون ہیں ہمارے علماء کہتے ہیں کہ ان سے مراد دوازدہ امام علیہم السلام ہی ہیں اور بس۔

احمدی۔ یہ حدیث مختلف الفاظ میں نہ صرف اہلسنت کی کتب حدیث میں ہی وارد ہے۔ بلکہ کتب معتبرہ شیعہ میں بھی آئی ہے

علمائے اہلسنت کے اسکی تشریح میں مختلف اقوال ہیں مثلاً اول یہ کہ خلفائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خلافت سے مابعد والے ہیں یعنی خلفاء بنی امیہ اور جو الفاظ انکی خلافت کی مدح وثنا پر دلالت کرتے ہیں وہ باعتبار انکے کمال دین اور عدالت کے نہیں بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام سلطنت اسلامی واتفاق اہل اسلام کے ہے یعنے جو خلافت کہ خلافت نبوت وخلافت کبریٰ ہے اور جس کا زمانہ بحکم حدیث الخلافۃ فی امتی ثلثون سنۃ (ترمذی صفحہ ۳۰۷ مطبوعہ دہلی ۱۲۷۰ھ) تیس برس ہی وہ مراد نہیں ہے۔ بلکہ خلافت امارت ہی کیونکہ خلیفہ کے معنے لغت عرب میں السلطان الاعظم کے بھی آئے ہیں (مجمع البحرین زیر لفظ خلف صفحہ ۴۰۹) اور وہ یزید میں معاویہ سے لیکر مروان حمار آخر خلفائے بنی امیہ تک پورے بارہ ہوجاتے ہیں دیکھو تاریخ الخلفاء۔

علاوہ ازیں اس توجیہ کی تائید خود اسی حدیث کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے جو دوسرے طرقوں سے مروی ہے مثلاً جابر بن سمرۃ سے کہا سمعت النبی یقول یکون بعدی اثنا عشر امیراً۔ منقول از بخاری غایۃ المرام سید ہاشم البحرانی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۲۷۲ باب ۲۴ حدیث نمبر ۱ المقصد اوّل

دوسرے یہ کہ اس سے مراد بارہ خلیفے قیامت تک ہیں خواہ وہ یکے بعد دیگرے خلیفے نہ ہوں وغیرہ وغیرہ۔ ترمذی صفحہ ۳۶۹ حاشیہ نمبر ۶ بحوالہ مجمع البحار اس توجیہ میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بھی شامل ہوجاتے ہیں اور ان کے شمول کی ایک نہایت واضح دلیل کی غایۃ المرام جیسی معتبر کتاب سے مجھکو ہاتھ آگئی ہے۔ اسی باب ۲۴ کے اندر احادیث نمبر ۱۲ اور نمبر ۱۴ میں بحوالہ صحیح مسلم والجمع بین الصحاح الستۃ لکھا ہی کہ آنحضرت صلعم نے بارہ خلیفوں کی بشارت دینے کے بعد فرمایا عصبۃ من المسلمین یفتحون البیت الابیض کسریٰ وال کسریٰ × × × اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوز کسریٰ

فی سبیل اللہ۔ کیا اسمیں صاف طور پر خلفائے راشدین کا عموماً اور حضرت عمرؓ کا خصوصاً داخل خلفائے اثنا عشر ہونا ثابت نہیں ہوتا کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ عمر فاتح کسریٰ نہیں۔ یا اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ سراقہ بن مالک کو شاہ عجم کے کنگن نہیں پہنائے گئے۔ مجلسی فرماتے ہیں "پس چوں در زمانِ عمر فتح مدائن کردند عمر اورا طلبید و دست رنجہائ پادشاہ عجم را در دست ہائے او کرد" حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۲۴۸۔ اخبار مغیبات پنجاہم۔

اب فرمایئے کہ ہماری کتابوں کی بنا پر دوازدہ امام علیہم السلام اس حدیث کے مصداق کیسے ہو سکتے ہیں کیونکہ نہ تو ان کو خلیفہ ہی کہا جاتا ہے اور نہ وہ امیر تھے اور نہ فاتح کسریٰ نہ ان کے عہد میں دین اسلام یا اہل اسلام کو ترقی و رونق ہوئی بلکہ حسب اعتقاد شیعہ خود حضرت ابو الائمہ یعنی جناب علیؑ کے سامنے قرآن میں تغیر و تبدل کیا گیا دین میں قسم قسم کے احداث و بدعات پیدا ہو گئے حدود شرعیہ کو توڑا گیا خلافت غصب کر لی گئی اور وہ چپکے بیٹھے دیکھتے رہے اور کچھ ایسا انتظام نہ فرمایا کہ دین برحق کو قائم رکھیں۔ دوسرے ائمہ کا تو کیا کہنا خود تمہاری معتبر روایات میں آیا ہے ولو ان امیر المومنین ثبتت قدماہ اقام کتاب اللہ کلہ والحق کلہ (فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ تفسیر صافی زیر آیت وان تجمعوا بین الاختین۔ اسکے بعد مناسب ہے کہ اپنی تائید میں اس حدیث کے متعلق خود کتب شیعہ سے بھی کچھ عرض کیا جائے۔

واضح ہو کہ کتاب غایت المرام میں بعد بیان کرنے احادیث بطریق اہلسنت کے شیعہ طریق سے جو حدیثیں مرقوم ہیں۔ ان میں بھی بعض کے اندر بجائے اثنا عشر خلیفہ کے بجائے اثنا عشر امیر کے الفاظ وارد ہیں۔ بلکہ ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں لا یزال ھذہ الامۃ امرھا صالحاً ظاہرۃ علی عدوھا حتی یمضی اثنا عشر ملکاً دیکھو حدیث نمبر عاشر یعنی اس امت سے جبتک بارہ بادشاہ نہ ہو گذرینگے ہمیشہ مسلمانوں کا حال درست رہے گا اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہینگے۔

اب فرمائیے کہ بارہ اماموں کو کب ایسا غلبہ نصیب ہوا کہ ان پر بادشاہی کا اطلاق درست ہو۔ یا ان کے عہد میں مسلمانوں کو صلاحیت اور اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل رہا ہو۔ اگر کہو کہ بارہویں امام کے زمانہ میں مشرق و مغرب کے ممالک فتح کئے جائینگے اور تمام روئے زمین کے کفار پر غلبہ

ہو جائے گا۔ تو اول تو یہ امر موہوم ہے۔ دوسرے حدیث میں کسی ایک امام کے غلبہ کا ذکر نہیں۔ بلکہ بارہ خلفاء میں سے ہر ایک کی نسبت غلبہ و امارت اور دین کی حمایت و تقویت مشروط ہے پس نرے بارہ کے اعداد پر فخر کرنا شیعوں کی خوش فہمی پر دال ہے۔

شیعہ: ۔ اہلسنت کا اعتقاد ہے کہ قیامت میں رویت باریتعالیٰ مومنوں کو نصیب ہوگی۔ لیکن ہم شیعہ اسکے قائل نہیں۔ کیونکہ خداتعالےٰ مکان اور جہت سے منزّہ ہے اور اسکے جمال کو ہماری آنکھیں احاطہ نہیں کر سکتیں لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار کیا آپ ہماری کتابوں سے اپنے عقیدہ کی صحّت دکھلا سکتے ہیں۔

احمدی: ۔ دراصل انکار رویت باری تعالےٰ کا مذہب معتزلہ سے منسوب ہے اور زیادہ تر اسکا تعلق فلسفہ سے ہے نہ کہ مذہب سے جس طرح آریہ نے قدامت روح اور مادہ کو جو دراصل مذہب حکمائے فلسفہ کا ہے اپنے مذہب میں داخل کر لیا ہے اسی طرح شیعہ نے بھی اس فلسفیانہ عقیدہ کو لازمہ مذہب قرار دے لیا ہے جبکہ عالم آخرت کے حالات و کوائف اس عالم سے اکثر مختلف ہیں مثلاً یہاں پر استعمال حریر و زیور طلاء و شراب مسلمانوں پر حرام ہیں لیکن آخرت میں خداوند کریم نے ان ہی اشیاء کو نعمائے جنت میں شمار کیا ہے اور خاص الخاص مومنین و متقین کو اسکا مستحق فرمایا ہے تو رویت باری تعالےٰ کے بارہ میں بھی زیادہ بحث و تکرار فضول ہے ہم اسی قدر مکلّف ہیں۔ کہ آخرت کے کوائف پر ہمارا ایمان مجمل ہو۔ باقی اسکی کیفیت و تشریح حوالہ بخدا کرنی چاہیئے۔ میں اسموقعہ پر فریقین کی کتب معتبرہ سے اس بارہ میں کچھ عرض کر دیتا ہوں یقین ہے کہ آپ کی تسلّی ہو جائے گی۔

اول۔ مالکؓ بن انس سے آیت الیٰ ربّھا ناظرۃ کی تفسیر پوچھی گئی جس کے ظاہر معنے یہ ہیں کہ کتنے منہ ہونگے جو قیامت میں اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے والے ہونگے پھر کہا گیا۔ کہ ایک قوم (مثل معتزلہ وغیرہ) کہتے ہیں کہ اس آیت میں اپنے رب کی طرف دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ خدا کے عطا کردہ ثواب و انعام کو دیکھنے والے ہونگے پس کہا امام مالک نے وہ جھوٹے ہیں بھلا وہ آیت کلّا انھم عن ربّھم یومئذٍ لمحجوبون (یعنے حقّا تحقیق کفار اپنے پروردگار کے دیکھنے سے منع کئے جائینگے) کے کیا معنے کرتے ہیں کہا مالک نے کہ لوگ قیامت کے دن خدا کی طرف اپنی

آنکھوں سے دیکھ رہے ہونگے اور کہا کہ اگر مومنین کے حق میں اپنے رب کا دیکھنا قیامت کے دن مقرر نہ ہوتا تو خدا قرآن میں ہرگز کفار کو حجاب کے عتاب آمیز خطاب سے شرمندہ نہ کرتا جیسے کہ فرمایا کلا انہم من ربہم یومئذ لمحجوبون رواہ فی شرح السنۃ دیکھو مشکوۃ کتاب الفتن باب رویۃ اللہ تعالیٰ - جواز رویت باری تعالےٰ کا استدلال حجاب عن الکفار سے قابل غور ہے -

دوم - امام صادق علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام کے جبل طور والے قصہ میں مروی ہے کہ موسیٰ کے سوال رویت صحیح پر خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ تو مجھ کو نہیں دیکھ سکے گا جبتک فوت نہ ہو۔ البتہ آخرت میں مجھکو دیکھے گا ہاں اگر اسی دنیا میں دیکھنا ہی تو پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہا۔ تو تو بھی عنقریب مجھ کو دیکھ لیگا اصل الفاظ یہ ہیں :-

فقال اللہ تعالیٰ - لن ترانی فی الدنیا حتّٰی تموت فترانی فی الاٰخرۃ الخ تفسیر صافی زیر آیت وخر موسیٰ صعقاً -

(ب) کما جاء فی الحدیث ستروں ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر یعنے جیسے کہ حدیث میں آیا ہی کہ تم اپنے پروردگار کو دیکھوگے جیسے کہ چودہویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو - اسی طرح مشکوۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ ابارزین رض کے سوال رویت پر آنحضرت نے فرمایا الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیاً - کتاب الفتن باب رویۃ اللہ تعالےٰ -

(ج) عن الصادق - انہ سئل عن اللہ عز وجل ھل یراہ المومنون یوم القیمۃ قال نعم وقد راوہ قبل یوم القیمۃ فقیل متٰی قال حین قال لہم الست بربکم قالوا بلٰی الخ - ہر دو مذکورہ حوالوں کے لئے دیکھو تفسیر صافی زیر آیت وخر موسیٰ صعقاً -

(ترجمہ) امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا خدا تعالےٰ کو مومنین قیامت کے دن دیکھینگے فرمایا کہ ہاں اور تحقیق انہوں نے قیامت سے پہلے بھی اسکو دیکھا - عرض کیا گیا کب دیکھا - فرمایا جبکہ خدا نے کہا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں تو انہوں نے کہا تھا کہ ہاں ہ علاوہ ازیں آیت لاتدرکہ الابصار سے صرف نفی احاطہ مستنبط ہو سکتی ہے نہ کہ مطلق رویت کی اور رویت کا ثبوت جو مختصراً اوپر کی آیات واحادیث میں دیا گیا ہی اہل انصاف کی تسلی کے لئے کافی ہے -

شیعہ - اہلسنت کا اعتقاد ہے کہ نیکی بدی سب خدا کی طرف سے ہے چنانچہ ان کا آمنت باللہ

والقدر خیرہٖ وشرّہٖ من اللہ تعالیٰ پر ختم ہوتا ہے۔

احمدی نیکی بدی کا خدا کی طرف منسوب کرنا اور بات ہے اور قدر خیرہ وشرہ اور بات۔ اگر اس سے یہ مطلب ہے کہ بدیاں بھی خدا کراتا ہے تو کسی شقی مومن سنی کا عقیدہ نہیں۔ اگر اسکا یہ مطلب ہے کہ بدیوں کو بھی خدا نے ہی پیدا کیا ہے تو اسمیں اہلسنت پر کوئی الزام نہیں۔ شیعوں کی سب سے معتبر کتاب حدیث اصول کافی میں اس بارہ میں ایک مستقل باب ہے جسمیں ایک چھوڑ تین حدیثیں ہیں اور ان سب میں لکھا ہے کہ خیر کو میں نے پیدا کیا اور شر کو بھی میں نے پیدا کیا اور یہ کہ خالق خیر و شر میں ہوں بطور نمونہ ایک حدیث عرض کیجاتی ہے۔

عن ابی عبد اللہ ع قال قال اللہ عزّ وجلّ انا اللہ لا الٰہ الّا انا خالق الخیر والشّر فطوبیٰ لمن اجریت علیٰ یدیہ الخیر وویل لمن اجریت علیٰ یدیہ الشر وویل لمن یقول کیف ھٰذا۔ اصول کافی کتاب التوحید۔ (باب الخیر والشر صفحہ ۸۹)

(ترجمہ) امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے میں اللہ ہوں کوئی معبود برحق نہیں۔ مگر میں پیدا کرنے والا ہوں نیکی کا اور بدی کا۔ مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ پر میں نے خیر کو جاری کیا اور افسوس ہے واسطے اسکے جس کے ہاتھ پر میں نے شر کو جاری کیا اور افسوس ہے اس شخص پر جو کہتا ہے۔ کہ یہ کس طرح پر ہوا۔

(ب) پھر احادیث شیعہ سے ثابت ہوتا ہے ابلیس سے خدا نے ہی سجدہ نہ کرایا۔ اور آدم کو شجر ممنوع سے کھانے کے لئے بھی اسی نے اکسایا دیکھو اصل حدیث

عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ ع قال سمعتہ یقول امر اللہ ولم یشأ وشاء ولم یامر امر ابلیس ان یسجد لاٰدم وشاء ان لا یسجد ولو شاء لسجد ونھیٰ اٰدم عن اکل الشجرۃ وشاء ان یاکل منھا ولو لم یشاء لم یاکل۔ اصول کافی کتاب التوحید باب المشیئۃ والارادۃ صفحہ ۸۷

(ترجمہ) عبد اللہ بن سنان نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کہا سنا میں نے کہ فرماتے تھے خدا نے امر فرمایا لیکن نہ چاہا اور چاہا اور امر نہ فرمایا جیسے امر فرمایا ابلیس کو کہ آدم کو سجدہ کرے اور چاہا کہ سجدہ نہ کرے اگر چاہتا تو وہ سجدہ کرتا اور منع کیا آدم کو درخت کے کھانے سے اور چاہا

کہ وہ اسمیں سے کھائے اور اگر نہ چاہتا تو وہ نہ کھاتا۔

پھر اندازہ نیکی و بدی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماننا اسمیں کونسی قباحت ہے؟ اگر یہ اندازہ خدا نہیں کرتا تو کیا اسکے سوا کسی اور میں یہ طاقت ہے؟ کیا اسنے نہیں فرمایا فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہٗ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہٗ اصل یہ ہے کہ اس عربی عبارت کا مفہوم غلط طور پر زبان زد عوام ہو گیا جو کہتے ہیں کہ نیکی بدی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ہمنے تو ثابت کر دیا کہ یہ امر بھی خود شیعوں کی صحیح احادیث سے ثابت ہے فرمائیے اس اعتراض کی اب کوئی گنجائش باقی ہے

شیعہ۔ کتاب ملل و نحل شہرستانی میں آیا ہے کہ سب سے پہلا فتنہ اسلام میں سقیفہ بنی ساعدہ کے دن پیدا ہوا۔ اگر اس دن جناب علی علیہ السلام کو خلیفہ بنایا جاتا تو مسلمانوں میں کوئی اختلاف یا فتنہ نمودار نہ ہوتا۔

احمدی۔ سقیفہ بنی ساعدہ کے دن کا اختلاف بظاہر فتنہ معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں یہ اختلاف بہت سے خانہ برانداز فتنوں کا مٹانے والا ثابت ہوا۔ تفصیل اسکی کسی دوسرے موقعہ پر عرض کرونگا۔ سردست اسقدر بتلا دینا ضروری ہے کہ اس اختلاف کا نام فتنہ رکھنے والے عام لوگ ہیں جنکا قول ہمپر حجت نہیں لیکن ایک اور قوم ایسی فتنہ گر ہے جنکا فتنہ سقیفہ سے بھی ایک مدت پہلے کا ہے اور ان کے فتنہ کو خود حضرت مخبر صادق رسول صلعم نے اسلام میں پہلا فتنہ قرار دیا ہے اور وہ قوم خوارج ہے چنانچہ مروی ہے کہ ایکدفعہ حرقوص بن زہیر جو بظاہر بڑا عابد و زاہد تھا۔ ایکدن آنحضرت صلعم کے حضور میں صحابہ اسکی کثرت عبادت کی تعریف کر رہے تھے کہ اسی وقت وہ آپ مسجد نبوی میں آ گیا۔ حاضرین نے عرض کیا یہی وہ شخص ہے۔ لیکن آنحضرت صلعم اسکے خبث باطن سے خوب واقف تھے یہانتک کہ اسکو واجب القتل جانتے تھے۔ حرقوص مسجد میں آتے ہی مشغول عبادت ہو گیا۔ آنحضرت نے سب سے پہلے ابوبکر کو حکم دیا کہ جا کر اس شخص کو قتل کر دو۔ وہ مسجد کے اندر گئے دیکھا تو وہ رکوع میں ہے ظاہر حال کو دیکھکر انہوں نے قتل میں تامل کیا پھر آپنے عمر کو حکم دیا وہ گئے تو حرقوص سجدہ میں تھا۔ انکو بھی ایسی حالت میں قتل کی جرأت نہ ہوئی۔ پھر آنحضرت صلعم نے جناب علی کو ارشاد فرمایا جب وہ اندر گئے تو حرقوص کو نہ پایا اور واپس آنحضرت صلعم کی خدمت میں آئے اسپر آنحضرت صلعم نے فرمایا لو قتل لکان اول فتنۃ و آخرھا یعنے اگر یہ قتل کیا جاتا تو اسلام میں پہلے پہلی فتنہ ہوتا۔ اور آخری فتنہ بھی یہی ہوتا یعنے اسکے بعد کوئی اور فتنہ برپا نہ ہوتا

اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا ھٰذا اول قرن یطلع فی امّتی لو قتلتموہ ما اختلف بعدی اثنان۔ یعنی یہ پہلا شخص بانی فتنہ کا ہے میری امت میں اگر تم اسکو قتل کر دیتے تو میرے بعد دو شخص بھی آپس میں اختلاف نہ کرتے اس سے آنحضرت صلعم کا مخبر صادق ہونا مثل روز روشن کے ثابت ہو گیا کیونکہ یہ حرقوس آخر رؤسائے خوارج میں جا کر شمار ہوا۔ اور نہروان میں جناب علی علیہ السلام کے دست حق پرست سے داخل نار ہوا۔ یاد رکھو کہ حسب ارشاد نبوی جسقدر بداعتقادیاں اور فتنے اور خونریزیاں ہوئیں اکثر اسی قوم خوارج کی شرارت سے ہوئیں۔ شیعہ لوگ مہاجرین و انصار کے برگزیدہ گروہ کو ناحق بانیٔ فتن جانتے ہیں۔ قتل عثمانؓ و جناب علیؓ و واقعات جمل و صفین و واقعہ کربلا جیسے دردناک حوادث میں اسی سنگدل قوم خوارج کا ہاتھ کام کرتا ہوا پایا گیا ہے۔

شیعہ۔ حج اکبر کے موقعہ پر سورہ برات سنانے کے لئے آنحضرت صلعم نے پہلے ابو بکرؓ کو مقرر کیا تھا۔ لیکن خدا نے وحی بھیجی کہ علیؓ کو روانہ کرو۔ وہ گئے اور راستہ سے ہی ابو بکرؓ کو واپس کر دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص میں خدا کے نزدیک چند آیات پڑھکر سنانے کی قابلیت نہیں وہ امارت اور خلافت کی اہلیت بھی نہیں رکھتا

احمدی۔ اس اعتراض میں آپ نے بہت کچھ غلط فہمی کا اظہار فرمایا ہے اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے سنہ ۹ھ میں واپسی جنگ تبوک پر ابو بکر صدیق کو مسلمانوں پر امیر الحاج مقرر فرما کر مکہ روانہ کیا تھا اور وہ آخر وقت تک امیر الحاج رہے دیکھو بخاری کتاب المغازی باب حج ابی بکر بالناس فی سنۃ تسع جلد ۳ صفحہ ۸۴ مطبوعہ مصر۔ حضرت علی کے پہنچ جانے پر وہ ہرگز آنحضرت صلعم کی خدمت میں نہیں آگئے یہ صرف شیعوں کی خانہ ساز روایت ہے۔

اور کتاب زاد المعاد میں کسی قدر تفصیل سے اس واقعہ کا ذکر ہے بلکہ اس سے بروایت ابن اسحٰق ثابت ہوتا ہے کہ سورہ برات انکی روانگی کے بعد نازل ہوئی جس کے سنانے کے لئے جناب علی علیہ السلام مامور ہوئے۔ اور لکھا ہے کہ جب ابو بکر نے جناب علی سے دریافت کیا کہ آپ امیر ہو کر آئے ہیں یا مامور ہو کر تو جناب علی نے فرمایا کہ "لا بل مامور" یعنے نہیں بلکہ مامور ہو کر بھیجا گیا ہوں۔ اور سورہ برات سنانے اور جس سے عہد و معاہدہ ہے ان سے آئندہ کے لئے عہد توڑنے کے لئے۔ آگے لکھا ہے کہ فقام ابوبکر للناس بحجہم حتی اذا کان یوم النحر قام علی بن ابی طالب فاذن فی الناس الخ

زاد المعاد صفحہ ۲۸۴ یعنی پس ابوبکر نے مسلمانوں سے فریضہ حج ادا کروایا اور قربانی کے دن جناب علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور لوگوں میں منادی کی۔

بلکہ ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب علی کے کام میں بھی ابوبکر شریک تھے وکان علی ینادی فاذا عیی قام ابو بکر فنادی بھا دیکھو ترمذی کتاب التفسیر سورہ التوبہ صفحہ ۵۰۵ مطبع المطابع دہلی اور ابوبکر کے کام میں جناب علی کی شرکت محتاج ثبوت ہی فتدبر۔

اب فرمایئے کہ ابوبکر میں امارت کی اہلیت تھی یا نہ اگر نہیں تھی تو آنحضرت صلعم نے صحابہ کو چھوڑ کر ان ہی کو کیوں امیر الحاج بنایا تھا۔

پھر اور سنیئے اگر ابوبکر میں امارت کی اہلیت نہیں تھی تو سقیفہ کے دن انکے سوا کسی اور کو کیوں خلیفہ نہ بنایا گیا اگر کہو کہ وہ ایک جھوٹی سی حدیث الائمۃ من القریش سنا کر خود بخود خلیفہ بن گئے تب بھی ان کی اہلیت میں کلام نہیں کیونکہ ہزاروں صحابہ میں سے کسی کو چون و چرا کی جرأت نہیں ہوئی اگر کہو دوسروں نے انکو بنایا جب بھی انکی اہلیت تو ثابت ہو گئی اگر اسکو اہلیت امارت نہیں کہہ سکتے تو پھر خدا جانے اہلیت کا مطلب شیعوں کے نزدیک کیا ہے؟

شیعہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے بہتر فرقے ہو جائینگے اور ان میں صرف ایک جنتی ہوگا باقی سب ناری ہونگے وہ ناجی فرقہ کونسا ہے؟ ہمارے علماء کہتے ہیں کہ اسکے مصداق ہم شیعہ اثنا عشری ہیں۔

احمدی۔ صاحب! یہ سب غلط فہمیاں ہیں آپ لوگ ایسی احادیث و روایات کو اصل کتابوں میں سے دیکھتے سنتے نہیں۔ بلکہ جو کچھ آپ لوگوں کے مولوی یا واعظ سنا دیتے ہیں۔ آپ اس کو امر واقعہ تسلیم کر لیتے ہیں مثال کے طور پر اسی حدیث کو لے لو۔ ترمذی میں آیا ہے کہ جب آنحضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی تو اسی وقت سننے والوں۔ نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا کہ وہ ناجی فرقہ کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ما انا علیہ واصحابی یعنے ناجی وہ فرقہ ہے جو اس طریق پر ہے جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ۔ دیکھو ترمذی باب افتراق ہذہ الامۃ صفحہ ۴۳۵۔ آنحضرت صلعم نے نہ سنی کا نام لیا ہے نہ شیعہ کا۔ لیکن آپ خود فرمائیں کہ صحابہؓ رسولؐ کی پیروی میں دونوں میں سے کون سا فرقہ بدنام ہے حسن اتفاق سے حدیث مذکور کا پتہ کتب شیعہ سے بھی چل گیا ہے چنانچہ مجمع البحرین جیسی معتبر

کتاب میں جو احادیث شیعہ کی لغت میں منظیر ہی اسی قسم کے الفاظ موجود ہیں وفی الحدیث قیل یا رسول اللہ وما الفرقۃ الناجیۃ قال ھو ما نحن علیہ واصحابی۔ دیکھو مجمع البحرین زیر لفظ نجا صفحہ ۸۲

شیعہ۔ جنگ حنین میں سب صحابہ بھاگ گئے تھے اور آپ کے ابوبکر و عمر تو خاص کر۔

احمدی۔ آپ کا یہ اعتراض بھی زیادہ تر تعصب پر مبنی ہی کیونکہ بعد فرار جو جان نثار صحابہؓ آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر و ثابت قدم رہے انکو مورخین اسلام نے نام بنام لکھا ہی اور لطف یہ ہی کہ انمیں ابوبکر و عمر کا نام بھی ہی وفی من ثبت معہ من المھاجرین ابوبکر و عمر ومن اھل بیتہ علی والعباس ،ابوسفیان بن الحارث وابنہ والفضل بن العباس وربیعہ وابن الحارث واسامہ بن زید وایمن بن ام ایمن قال وقتل یومئذ۔ دیکھو زاد المعاد بروایت ابن اسحاق جلد اول صفحہ ۴۳۶

رہی عام صحابہؓ سو انکی نسبت بھی روایات معتبرہ میں آیا ہی کہ جب آنحضرت صلعم اور عباسؓ نے باواز بلند انکو بلایا تو پروانوں کی طرح لبیک لبیک کہتے ہوئے بیتابانہ شمع رسالت کے گرد جمع ہوگئے دیکھو زاد المعاد۔

بلکہ صحیح مسلم میں صحابہ کی واپسی کو ایک دلچسپ مثال میں ظاہر کیا گیا ہی قال فواللہ لکان عطفتھم حین سمعوا صوتی عطفۃ البقر علی اولادھا زاد المعاد حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۴۳۷۔ یعنے فرمایا کہ قسم ہی خدا کی صحابہ کا میری آواز سُن کر واپس آنا ایسا تھا جیسے کہ گائی اپنی اولاد کا آواز سن کر لپک کر آتی ہی تعجب ہی کہ ایسی روایات کے ہوتے ہوئے شیعوں نے حنین کے فراریوں میں ابوبکر و عمر کا نام حتمی طور پر کیسے جڑ دیا۔ نبی کریم کی ذات تو وہ رؤف و رحیم ہی کہ اپنے اصحاب کی خطا پوشی اور ان کے فرار دلی لغزش سی چشم پوشی فرماتے اور ان کے دوبارہ حاضر ہو جانے پر تحسین فرماتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ ہیں کہ برخلاف سنت رسول صلعم ان کے اس عیب کا افشا کرتے اور بغلیں بجاتے ہیں چہ خوش؟

شیعہ۔ ہمنے کتنے ہی لوگوں سی دریافت کیا کہ کہیں سی ابوبکر و عمر کا جہاد کرنا بھی ثابت ہی یا نہ مگر جواب باصواب نہ ملا اور جناب علی علیہ السلام کے جہادوں کے تو کیا کہنے ہیں لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار۔

احمدی - واضح ہو کہ آجکل دینی مذاق مسلمانوں سے ایسا کم ہو گیا ہے کہ وہ موٹی موٹی باتوں میں بھی تمیز نہیں کر سکتے مثال کے طور پر اسی لفظ جہاد کو لے لو جو کہ جُہد یا جَہد سے مشتق ہے جس کے معنی سعی بلیغ کے ہیں اجھد جھدک فی ھذا الامر - ای ابلغ غایتک دیکھو صراح زیر لفظ جہد - اور عام طور پر یہ مشہور ہو گیا ہے کہ تلوار سے کسی کو قتل کر دینے کو ہی جہاد کہتے ہیں - حالانکہ خداوند کریم مومنین کی تعریف میں فرماتا ہے یجاھدون باموالھم وانفسھم یعنے وہ لوگ جو جہاد کرتے ہیں ساتھ اپنے مالوں اور جانوں کے - اس سے ثابت ہوا کہ از روئے قرآن مجید جہاد دو قسم پر مشتمل ہے - ایک جہاد مالی اور دوسرا جہاد جانی - پس جس شخص کے جہاد کرنیکا جب سوال پیدا ہوگا تو ہر دو قسموں کو مدنظر رکھا جائیگا -

ابوبکرؓ اور علیؓ کے متعلق ثابت ہوتا ہے کہ خدا کے فضل سے دونوں مجاہد تھے اگر جناب علی علیہ السلام تلوار کے دھنی ہیں تو ابوبکر صدیق اپنے مال سے جہاد کرنے میں تمام صحابہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے - دیکھو آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تمام لوگوں میں سے از روئے دوام صحبت و اعانت مالی کے میں ابوبکر کا زیادہ ممنون ہوں - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ان امن الناس علیّ فی صحبتہ ومالہ ابوبکر - بخاری جلد ۲ باب ہجرۃ النبی صفحہ ۲۰۳ - اور پھر فرمایا ہے کہ کسی کے مال نے مجھکو اتنا فائدہ نہیں بخشا جتنا کہ ابوبکر کے مال نے ما نفعنی مال قطّ ما نفعنی مال ابی بکر ابن ماجہ باب فضل الصحابہ مطبوعہ فاروقی دہلی صفحہ ۱۰

رہے حضرت عمرؓ سو انکی خداداد ہیبت اور رعب کے کیا کہنے ہیں - ان کے اسلام لانے سے پہلے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم خدا سے دعائیں مانگتے تھے کہ یا اللہ عمر کو مسلمان کر تا کہ اسلام غالب ہو - اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصۃً دیکھو ابن ماجہ صفحہ ۱۱ - آپ متعجب ہونگے کہ احادیث شیعہ میں بھی بغی طوعاً و کرھاً اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے - چنانچہ حیدر علی الآملی جیسا شیعہ فاضل لکھتا ہے - وکان النبی لما یجد من اذی عمر بن الخطاب وابی جھل بن ھشام یقول اللھم اید ھذا الدین ولو باحد ھذین الرجلین الخ دیکھو کشکول - والعیاشی عن الباقر ان رسول اللہ قال اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جھل بن ھشام

تفسیر صافی جلد ۲ صفحہ ۷ مطبوعہ بمبئی

مورخین اسلام نے لکھا ہے وکان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدرون

یصلون عند الکعبة حتی اسلم عمر فلما اسلم قاتل قریشا حتی صلی عندھا وصلی معہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان قد اسلم قبلہ حمزة بن عبد المطلب فقوی المسلمون بہما وعلموا انہما سیمنعان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمین۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد۲ ذکر اسلام عمر یعنی عمر کے اسلام لانے سے پیشتر صحابہ کرام میں جرأت نہ تھی کہ کعبہ کے پاس نماز ادا کر سکیں۔ پس جب وہ مسلمان ہوگئے تو قریش سے مقاتلہ کیا یہاں تک کہ کعبہ کے پاس نماز پڑھی اور ان کیساتھ تمام صحابہ نے بھی پڑھی اور ان سے پہلے حمزہ رضی اللہ بھی مسلمان ہو چکے تھے تو ان دونوں کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو کافی تقویت ہوگئی اور ان کو یقین ہوگیا کہ اب یہ دونوں رسول صلعم اور مسلمانوں کی حمایت کرنے کو کافی ہیں فرمائیے اس سے بڑھکر عمر کے جہاد کا کوئی ثبوت ہوسکتا ہے اور پھر عمر کے اس جہاد کے ساتھ کسی اور کا جہاد مقابلہ کرسکتا ہے۔

باقی رہی حدیث لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار۔ سو محققین نے اسکو غیر معتبر قرار دیا ہے چنانچہ مؤلف کتاب روضة الاحباب نے لکھا ہے کہ ایں حدیث را بایں طریقہ بعضے از اکابر محدثان واہل سیر در کتب خویش آوردہ اند لیکن ذہبی کہ محک رجال است در میزان الاعتدال تضعیف وتکذیب راوی نمودہ۔ دیکھو روضة الاحباب در ذکر جنگ احد و مدارج النبوة جلد۲ صفحہ ۱۶۸ اور اگر بالفرض یہ حدیث صحیح بھی ہو تو بھی عمر کی جوانمردی اس سے کئی سال پہلے ظاہر ہوچکی ہے جیسے کہ اوپر گزرا۔ اور اس دن تک حضرت علی نے کوئی جوہر جوانمردی دکھلایا تھا۔ نہ انکی ذوالفقار نے

شیعہ۔ غزوہ حنین میں تو آپ نے شیخین کی ثابت قدمی ثابت کردی لیکن جنگ احد میں تو انکا فرار کالشمس فی النصف النہار ثابت ہے ذرا آیت اذ تصعدون ولا تلوون علی احد والرسول یدعوکم کو بھی یاد کیجیے۔

احمدی۔ جسطرح حنین میں ان کی ثابت قدمی ثابت ہے انشاء اللہ اسی طرح جنگ احد میں بھی ثابت ہے چنانچہ صحیح بخاری میں بعد ذکر تعینات کرنے عبد اللہ بن جبیر کے اوپر جماعت تیر اندازوں کے اور آنحضرت صلعم کی تاکید اکید کے کہ اپنی جگہ پر قائم رہنا اور پھر جب پہلی دفعہ کفار کو ہزیمت ہوئی اور تیر اندازوں نے غنیمت کے لالچ میں برخلاف وصیت پیغمبر صلعم اور اپنے امیر عبد اللہ بن جبیر کی نافرمانی کرکے اپنی کمین گاہ کو چھوڑ دیا۔ اور پھر کفار حملہ آور ہوئے اور لشکر اسلام میں ہلچل

میں لکھا ہی کہ ابوسفیان آگے بڑھا اور اسنے دریافت کیا کہ اس جماعت میں محمد ہی تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اسکو جواب دو۔ پھر اس نے کہا افی القوم ابن الخطاب یعنی عمر بھی ہی یا نہ؟ فقال ان ھٰؤلاء قتلوا فلو کانوا احیاء لاجابوا فلم یملک عمر فقال کذبت یا عدو اللہ ابقی اللہ علیک ما یخزیک الخ بخاری جلد ۳ باب غزوہ احد صفحہ ۱۳ یعنے ابوسفیان نے کہا کہ یقیناً یہ لوگ قتل ہو چکے ہیں کیونکہ اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ یہ سن کر عمر سے نہ رہا گیا۔ کہا کہ او دشمن خدا تو نے جھوٹ بکا ہے ہم سب لوگ زندہ ہیں۔

غور سے دیکھئے یہ فرار عامہ مسلمین کے بعد کا موقعہ ہی اور اسکے بعد کوئی فرار ہوا ہی نہیں پس آپ کا اعتراض شیخین کے فرار جنگ احد کے متعلق بھی بیجا اور سراسر بے بنیاد ثابت ہوگیا۔

باقی آیت اذ تصعدون ولا تلوون علی احد کا مصداق عمر کو قرار دینا یہ بھی سراسر تعصب اور بغض پر مبنی ہی کیونکہ بخاری میں اس آیت کا مصداق اسی جماعت تیر اندازوں کو ٹھہرایا گیا ہی جو عبداللہ بن جبیر کے ماتحت رسول صلعم نے مقرر فرمائی تھی۔ یہی بھاگے جاتے تھے اور انہی کو رسول صلعم بلاتے تھے دیکھو غزوہ احد کے ضمن میں باب اذ تصعدون ولا تلوون الخ جلد ۳ صفحہ ۱۵

شیعہ۔ بخاری میں آیا ہے کہ عید کے دن آنحضرت صلعم نے عائشہ کو حبشی بازیگروں کا تماشا دکھایا کیا عقل سلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے عظیم الشان ہادی برحق کے لئے ایسی شرمناک بات تجویز کر سکتی ہی۔

احمدی۔ عید جیسی خوشی کے دن جسمیں اظہار سرور ناموزون نہیں بفرض تسلیم صحت روایت اپنے گھر میں بیٹھکر نہ کہ مجمع عام میں آنحضرت صلعم نے نہ اپنی مرضی سے بلکہ عائشہ کی درخواست پر جیسے کہ متن روایت سے ظاہر ہے حبشیوں کے کرتب دکھلائے بھی تو کیا مضائقہ ہے؟ لیکن اگر یہ شرمناک فعل ہی تو میں اس سے بھی زیادہ ایک شرمناک روایت کتب شیعہ سے دکھلا سکتا ہوں جسمیں لکھا ہی کہ آنحضرت صلعم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ کو بعد اسکے کہ انکی شادی جناب علی علیہ السلام سے ہو چکی تھی بعض یہود ہمسایوں کی درخواست پر کہ ہمارے ہاں شادی کی دعوت ہے بہشتی لباس سے آراستہ کرکے انکے ہاں روانہ فرمادیا تھا جب سیدہ وہاں تشریف لیگئیں اور یہود نے آپ کو دیکھا تو انکی عورتیں سجدہ میں گر پڑیں اور انکے آگے کی زمین پر لوٹنے لگیں

بسبب اُس شان کے جو بہت سے یہودیوں نے دیکھی فلمّا دخلت فاطمۃ دار الیھود سجد لہا
نساء ھم یقبلن الارض بین یدیھا بسبب ما رأ دخلق کثیراً من الیھود۔ بحار الانوار
جلد عاشر صفحہ ۲۱ (باقی دارد) خاکسار خادم حسین احمدی

بشارات القرآن

نمبر ۴

پیشگوئی نمبر ۳۴

عمران ع ۹ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ ھُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِھِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَھَبًا وَّ لَوِ
افۡتَدٰی بِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّ مَا لَھُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ (ترجمہ) بیشک اور بے شبہ
جو لوگ منکر ہوئے اور وہ اپنے غضب و غصہ و انکار میں ہی گئے اور نرے پکے کافر ہیں۔ پس ہماری گرفتاری
کے یوم میں اگر زمین بھر کر سونا فدیہ دینگے تو قبول نہ کیا جائے گا۔ اور اسدن انکا کوئی مددگار نہ ہوگا۔
سو یہ پیشگوئی بھی جنگ بدر و فتح مکہ کے روز اور یہود کے اخراج وطن کے دن پوری ہوئی
اور کوئی فدیہ وغیرہ سفارش ان کے کام نہ آئی تھی۔

پیشگوئی نمبر ۳۵

عمران ع ۱۰ اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۚ
فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ (ترجمہ) تحقیق سب سے پہلا گھر وہ جو رکھا گیا زمین پر واسطے لوگوں کے جس کا
نام بکہ ہے وہ پر از برکات ہے اور موجب ہدایت ہے تمام عالم کے لئے اور اس میں بہت سے نشان ظاہر
ہیں اور امن کا گھر ہے۔

آیت ہذا میں یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ سب سے پہلا گھر معبد مکہ ہے جسکا نام بکہ بھی ہے
جس کے معنے بڑے بڑے جبار سرکشوں کی گردنوں کو توڑ دینے والا ہے اور بکہ مشتق تباک سے ہے

جسکے یہ بھی معنے ہیں۔ اتر ہام یعنی دنیا کے نیک لوگ جمع ہونگے اسلئے وہاں برکات الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے
اور وہ امن میں رہنے والا گھر ہے پس غور کرو کہ یہ سب کچھ جو قبل از وقت فرمایا ہوا تھا پورا ہو گیا اور ہوتا جائیگا
یعنی یہی دنیا کا پہلا گھر ہے۔ جس میں آخری نبی کا ظہور ہوا۔ جس نے پرانے سرکش جبار عنید ابلیس کا
سر کچلدیا ۳۶۰ بتوں کو نیست کیا اور وہاں ہی کتاب فرقان مقدس کا نزول شروع ہوا۔ جو ہدیً
للعالمین ہوا۔ اور دجّال کے دخل سے بھی اسے محفوظ فرمایا۔ اور اس بیت اللہ میں بڑے بڑے
نشان نظر آتے ہیں۔ اول یہ کہ جس نے اسکی بے ادبی کی نیت کی۔ وہ دوزخ کا تنکا بنایا گیا۔ اور
اسی دنیا میں فی لیل ہوا۔ اور جس نے اسے پاک وصاف کیا اور اسکی عظمت قائم کی۔ وہ دنیا کا متبوع
بنایا گیا اور وہ امن دیا گیا ہر ایک نجاست شرک و خوف عظیم سے اور یہ وہ گھر ہے جہاں حضرت اسمٰعیل
اکیلے بے آب و دانہ چھوڑے گئے تھے اور انجام یہ ہوا کہ آپکی نسل لوگ سارے عرب ہیں حملوں سے بچائے
گئے پانی پلائی گئے کل نعمتیں دلائے گئے مقبول بنائے گئے لاکھوں دنیا میں مذہبی مرکز اور ہیں
لیکن کسی کی حفاظت انسان سے نہ ہو سکی ہاں خدا نے اپنے گھر کی حفاظت کی چنانچہ اس علیم کل کے سب
وعدے جو بکہ و مکہ کی نسبت تھے پورے ہوئے۔

پیشگوئی نمبر ۳۶

عمران ع ۱۱۔ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ (ترجمہ) اسدن عذاب کی وجہ سے بہت سے
حسین چہرونکو بد شکل بنادیا جائیگا اور بہتوں کو نورانی چہرے بنادیا جائیگا

یہ آیت یہود کے حق میں ہے جو شرارتوں سے باز نہ آتے تھے سو انہوں نے موت کا منہ دیکھا اور
بہتوں کو اپنا وطن اپنے باغات چھوڑ کر نکلنا پڑا۔ اور اسقدر مصیبتیں پڑیں اور ذلّت ہوئی کہ ان کے چہرے
مسخ ہو گئے۔

پیشگوئی نمبر ۳۷

لَنْ یَّضُرُّوْکُمْ اِلَّآ اَذًی وَاِنْ یُّقَاتِلُوْکُمْ یُوَلُّوْکُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ضُرِبَتْ عَلَیْہِمُ الذِّلَّۃُ اَیْنَ مَا

تُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۔ عمران ع ۱۲

(ترجمہ) اے مسلمانو! ہرگز نہ ضرر دے سکینگے تمکو مگر کچھ دکھ سا۔ اور اگر وہ لڑیں تم سے تو بھاگ جائینگے پشتیں دکھا کر اور پھر کبھی نہ نصرت کئے جائینگے ماری گئی انپر ذلت جہاں پائے جائیں مگر اللہ کی حبل کے نیچے۔ یا دیگر آدمیوں کا مذہب اختیار کرلیں اور پھر آئے غضب ثانی کے نیچے اور ماری گئی انپر مسکینی یہ اسوجہ سے کہ انہوں نے انکار کیا آیات اللہ کا اور مقابلہ کرنا چاہا انبیاء اللہ کا ناحق۔ یہ عذاب اُن پر اسلئے ہے کہ گناہ میں حد سے گزر گئے یہ پیشگوئی یہودیوں کے حق میں آجتک صادق چلی آتی ہے کہ وہ منافق جنگ کی تاب نہ رکھتے تھے اور آجتک انکی مذہبی نہیں ہوئی ہے انکو سلطنت نہ ملی اگرچہ بہت ہاتھ پاؤں مارے وہ عرب چھوڑ کر جہاں گئے ذلیل ہی رہے اور ابدی مسکینی کے نیچے آگئے۔ یہ سزا انکو اسلئے دی کہ وہ آیات اللہ کے منکر اور انبیاء اللہ کے حق میں موذی تھے اور فسق و فجور میں حد سے پار ہو گئے تھے۔

پیشگوئی نمبر ۳۸

عمران ع ۱۲ - اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ

(ترجمہ) بیشک جو لوگ منکر ہو گئے ہرگز نہ کفایت کرینگے ان سے مال اور اولاد ان کی بمقابل اللہ کے کچھ۔ اور یہی منکر (عنقریب) طعمہ نار الحرب و دوزخ ہونے والے ہیں۔ سو یہ پیشگوئی بھی بڑی وضاحت سے خطۂ عرب میں پوری ہوئی اور وہی مخاطب خطاب کفروا کے تھے۔

جسطرح آفتاب کے سامنے ظلمت پاش پاش ہو کر مٹجاتی ہے اور ہر سوراخ میں روشنی کا اثر پہنچ جاتا ہے اسی طرح عرب جو محض ظلمت تھے نور محمدی سے بدلکر نور ہی ہو گئے۔

پیشگوئی نمبر ۳۹

عمران ع ۱۳ - اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ

بَلٰۤی اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا وَ یَاۡتُوۡکُمۡ مِّنۡ فَوۡرِہِمۡ ہٰذَا یُمۡدِدۡکُمۡ رَبُّکُمۡ بِخَمۡسَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیۡنَ۔ (ترجمہ) یہاں غزوہ احد کا ذکر ہے کہ کیا ہرگز نہ کافی ہوگا تمہارے لئے یہ کہ مدد کرے تمہاری رب تمہارا ساتھ تین ہزار فرشتوں کے جو اوپر سے آنے والے ہیں۔ ہاں اگر صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تو یک لخت آجاوینگے تمہارے پاس ابھی اور مدد کرے تمہاری رب تمہارا ساتھ پانچہزار ملائکہ کے جو نشان لگائے ہوئے ہیں۔ یہ اسوقت پرخطر میں پیشگوئی سنائی گئی تھی۔ جبکہ غزوہ احد میں نبی اللہ نے دو زرہیں آہنی پہن لیں صحابہ نہ ڈرے اور کہنے لگے کہ ہم حدود مدینہ کے اندر ہی لڑینگے۔ اگر آپکی مرضی ہو تو۔ فرمایا نبی اللہ جب کسی کام کی تیاری کر چکتا ہے تو پھر وہ رکتا نہیں ہے آخر کار خدا کی مدد پانچہزار فرشتہ کا جتھا آگیا اور دشمن کو بھگا دیا۔ اور بعض کو تلوار کی دھار سے اڑا دیا اور کچھ گرفتار کر لئے گئے اور یہ پیشگوئی قبل از وقت سنائی گئی تھی جو پوری بھی ہو گئی۔

پیشگوئی نمبر ۴۰

عمران ع ۱۴۔ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ۔ ہٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ ہُدًی وَّ مَوۡعِظَۃٌ لِّلۡمُتَّقِیۡنَ۔ وَ لَا تَہِنُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۱۴ وَ اللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ۱۳ وَ لِیُمَحِّصَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ یَمۡحَقَ الۡکٰفِرِیۡنَ (ترجمہ) تحقیق گذر چکیں پہلے تم سے عادات امم کیں پس سیر کرو زمین میں اور غور سے دیکھو کیونکر انجام ہوا مکذبین کا۔ یہ بیان ہے لوگوں کے لئے اور ہدایت اور نصیحت متقین کے لئے اے مسلمانو مت سست ہو جاؤ اور مت غم کھاؤ۔ اور تم ہی غالب آنیوالے ہو۔ بشرطیکہ تم کامل مومن بنے رہو اور کبھی اللہ تعالےٰ ظالم مشرکوں سے محبت نہیں کرتا اور خاص کر لیتا ہے مومنوں کو اور نابود کر ڈالتا ہے کفار کو۔

ان آیات میں بڑی زبردست بشارتیں ہیں مومنین کو اور انذار ہے کفار کو۔ اول فرمایا کہ پہلی امم کی عادات حسنہ اور غیر حسنہ پر غور کرو۔ اور از روئے تحقیق کے سیر زمین میں کرو۔ اور مکذبین کے انجام پر غور کرو اور جان لو کہ اس نبی کی عداوت میں اور رفاقت میں بھی وہی سلوک کیا جائیگا۔ پھر مسلمانوں کو بشارت سنائی کہ تم ڈرنے ہوئے سست نہ ہو اور کوئی غم نہ کھاؤ۔ تم کو ہی غالب

کیا جائے گا بشرطیکہ تم حالت ایمانی کو درست رکھو خدا ظالموں کو نہیں چاہتا بلکہ مٹا دیتا ہے اور مومنین کو برحمت خود خاص کریگا۔

پیشگوئی نمبر ۴۱

عمران ع ۵ - وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افاين مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا وسیجزی الله الشاکرین (ترجمہ) نہیں محمد مگر ایک رسول بیشک فوت ہو چکے اس سے پہلے تمام رسول - پس اگر محمد مر جاوے - یا مارا جاوے کیا مرتد ہو جاؤ گے تم اور پھر جاؤ گے دین اپنے سے اور یاد رکھو جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر پس ہرگز نہ ضرر پہنچا سکے گا اللہ کو کچھ اور وہ دن بہت ہی قریب ہے کہ بدلہ دیگا اللہ تعالے مومنین شکر گذاروں کو۔

آیت ہذا میں جو پیشگوئی ہے شاکرین مومنین کے لئے کہ بہت ہی جلد ان کو آنحضرت کی وفات کے بعد عظیم الشان بدلہ ملنے والا ہے اسمیں شیعہ صاحبان کو توجہ کرنی چاہئے کہ کیا وہ ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور علی رض ثابت ہوئے ہیں یا اور کوئی پس یہ کلمات الہیہ انہی کے حق میں پورے ہوئے

پیشگوئی نمبر ۴۲

عمران ع ۱۶ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا بالله ما لم ینزل به سلطنا وماوٰهم النار وبئس مثوی الظلمین - (ترجمہ) بہت ہی قریب ہے وہ دن کہ بڑے بڑے دلیر کفار کے دلوں میں خوفناک رعب ڈالدیا جائیگا بسبب اسکے کہ انہوں نے بڑا گناہ شرک باللہ کیا جس پر کوئی دلیل نہ رکھتے تھے اور انکی ہلاکت کی جگہ النار الحرب مقدر ہو چکی ہے اور وہ بری جگہ ہے ظالمین مشرکین کے واسطے۔

پس جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ ہیں ویسے ہی نار جنگ بدر وغیرہ میں کامل طور پر صحیح ثابت ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے نام لے کر بتایا تھا کہ یہاں فلاں اور یہاں فلاں ہلاک ہوگا اور یہ پیشگوئی بڑے نازک وقت میں کی گئی تھی خدا نے پوری کرکے دکھا دی۔

درس حدیث

(حضرت اولوالعزم خلیفہ ثانی)

حدیث علی بن عبداللہ۔ یہ واقعہ جو حضرت موسیٰ کیساتھ پیش آیا یہ معراج تہا اس کے معراج ہونیکی دلیل خضر کا ایک آدمی کو بلاوجہ قتل کر دینا پھر کشتی کے تختوں کا اکھیڑنا وہ کشتی جس کے تختے مکمل کئے جائیں وہ تو غرق ہوجانی چاہیے تھی مگر غرق نہ ہوئی یہ واقعات جو حضرت موسیٰ نے معراج میں دیکھے تھے بعینہٖ وہی واقعات موسیٰ کو پیش آئے ایک آدمی کو قتل کیا پھر اپنی قوم کو ایک خطرہ میں ڈالدیا (بلا کشتی دریا میں ڈالدیا) پھر مفت کام کیا کہ لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلادیا۔

آنحضرت صلعم چونکہ موسیٰ کے مثیل تھے اسلئے آپ نے چاہا کہ جو کچھ میرے ساتھ پیش آنا تہا اسکا بھی علم ہوجاتا۔ خضر یا تو فرشتہ تہا۔ یا پھر نبی کریم صلعم تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کی دو شاخیں ہوگئی تھیں ایک بنی اسحٰق اور ایک بنی اسمٰعیل۔ دونوں علیحدہ علیحدہ بڑے بڑے گھرانے تھے۔ حضرت موسیٰ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ دونوں مجمع البحرین پر مل گئے اور آنحضرت صلعم کے زمانہ مبارک میں حکم ہوگیا کہ ملکر کام کرو۔ حدیث شریف میں آیا ہے لوکان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی۔ موسیٰ اور عیسیٰ اگر اسوقت زندہ ہوتے تو سوا میری اتباع کے انکے لئے اور کوئی چارہ نہ تہا۔ حضرت موسیٰ کو پھر معراج میں اللہ تعالےٰ نے بتلادیا کہ تم اگر نبی کریم صلعم کے زمانہ مبارک میں ہو تو تمہیں ان کے ماتحت ہی رہنا پڑے۔

عصفور۔ اگر کوئی اسپر اعتراض کرے کہ اس چڑیا نے اس سمندر میں سے ایک چونچ بھی پانی لیا تو اتنا پانی کم ہوگیا پھر یہ مثال اللہ کے علم پر کسطرح لگ سکتی ہے کیا اللہ کا علم بھی کم ہوتا ہے جواب اول تو چڑیا نے جتنا لیا اس سے کتنا ہی زیادہ پانی سمندر میں اسوقت دریاؤں میں سے آکر گرا۔ اس نے ایک قطرہ یا دو قطرے لئے تو سمندر میں لاکھوں کروڑوں من پانی دریاؤں میں سے گرا ایسا ہی انسان کا علم ہے کہ انسان ذرا سا علم حاصل کرتا ہے اللہ کا علم وسیع ہے وہ اتنا بھی کم نہیں ہوتا جتنا سمندر میں سے ایک قطرہ چڑیا نے لیا۔

دوم - یہ بات ہی کہ دنیا کے لئے ہم وہی مثال دے سکتے ہیں جو دنیا والوں کے سامنے ہو۔ اللہ تعالیٰ بھی ید - وجہ - ساق وغیرہ فرما کر لوگوں کو بطور ایک مثال کے سمجھاتا ہی اگر ایسی مثالوں سے جو دنیا میں موجود ہیں نہ سمجھایا جائے تو پھر کوئی ایسی مثال مل نہیں سکتی جس سے انسان بات کو سمجھ سکے۔

یہ تمام واقعہ معراج کا ہی اسکو اگر اصل پر چسپاں کیا جاوے تو بڑی مشکلات پڑتی ہیں نبی کریم صلعم کے معراج کو بھی ساری دنیا پر چسپان کر کے بہت سی غلطیاں لوگوں میں پھیلائی گئی تھیں مگر اب مسیح موعود ع نے اسکو صاف کر دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج میں پوچھا نہیں بلکہ چپ کر رہے اور اگر کہیں پوچھنا بھی چاہتے تو جبریل روک دیتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام چھوٹے تھے وہ برداشت نہ کر سکے اور گھبرا گئے ہر ایک بات پر بول پڑے وہ صبر نہ کر سکے ان کا معراج پورا نہ ہوا کیونکہ انکی نبوت ختم ہونیوالی تھی۔ نبی کریم صلعم کا معراج ختم ہو گیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی نبوت پوری ہونے والی ہے اور تا قیامت باقی رہیگی اور ختم نہ ہوگی۔ موسیٰ کی نبوت پوری نہ ہوئی تھی جلد ختم ہونے کو تھی۔ اسلئے بول اٹھے۔

حدیث محمد بن سعید الاصبہانی - میرے خیال میں یہ خضر آنحضرت صلعم کی روح مبارک ہے اسلئے کہ آپ ایک ایسے خشک ملک میں مبعوث ہوئے تھے جو دینی اور دنیاوی دونوں طرح سے خشک ملک تھا۔ پھر آپکی طفیل دین اور دنیا کی نہریں جاری ہو گئیں۔ آجکل بھی دین مکہ کی ماتحتی میں ہی پھیلتا ہے۔ پہلے اگر وہاں قحط ہوتے تھے تو آپ کے آنے کے بعد عرب کا ملک طرح طرح کی نعمتوں سے بھر گیا۔

حضرت کو اگر فرشتہ مانا جاوے تو وہ ایک فرشتہ رحمت ہیں یہ ایک میکائیل (جو زمین کے منتظم ہیں) کے ماتحت فرشتوں میں سے ہیں۔ یہود کا خیال ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کلام لانے والے حضرت میکائیل ہی ہیں۔

غزلِ مُختار

"ہمارے مکرم دوست حافظ مختار شاہجہانپوری ایک کہنہ مشق شاعر نغز گفتار ہیں یہ انکا تازہ کلام ہے جو لا کلام بلحاظ اپنے معنے خیز باتوں کے اس قابل ہے کہ مختلف مجالس میں پڑھا یا سنا جاوے" (ایڈیٹر)

بیخ بر رنج وہ ہر وقت دیئے جاتے ہیں
اللہ اللہ! ہم اسپر بھی جئے جاتے ہیں

خود تو جو کام نہ کرنا تھا۔ کئے جاتے ہیں
اور الٹے ہمیں الزام دیئے جاتے ہیں

کونسی بات کہی مینے خلاف مسلک
کس خطا پر مرے ہونٹ آج سئے جاتے ہیں

سر جو میرا نہ جدا ہو تو خطا کیا اُن کی
وہ تو ہر وقت چھری تیز کئے جاتے ہیں

یہ تو فرمائیں وہاں جانے کا حاصل کیا ہے؟
کس لئے وہ مجھے لاہور لئے جاتے ہیں

حق پسندوں کو تو ہر حال میں آنا ہے اِدھر
اُس طرف آج تو خود مطلبئے جاتے ہیں

اُس طرف شعلہ فشانی، شرر انگیزی ہے
اِس طرف جام مے لطف پئے جاتے ہیں

واسطہ کیا ہے؟ غرض کیا ہے؟ تعلق کیا ہے؟
کیوں وہ طعنے ہمیں رہ رہ کے دیئے جاتے ہیں

مل کے اغیار سے بیحال ہوا یاروں کا
کہ عقاید سے بھی انکار کئے جاتے ہیں

یہ بھی کہتے ہیں کہ احمد تو نہ تھے مہدیٔ پاک
احمدیت کا بھی پھر نام لئے جاتے ہیں

چھوڑتے ہی درِ دلدار کہیں کے نہ رہے
کیا وہ اب بھی اُسی عزت سے لئے جاتے ہیں؟

جس گلی کوچے میں اب انکا گذر ہوتا ہے
لوگ کہتے ہیں وہ خود مطلبئے جاتے ہیں

نہ تو یاروں سے تکلف ہے نہ اغیار سے عار
جس کسی سے بھی ملے مال لئے جاتے ہیں

سوچ لیں پہلے پرواز سے مرغانِ حرم
کیا دیئے جاتے ہیں کیا ساتھ لئے جاتے ہیں

کوئے جاناں سے ٹلا ہوں نہ ٹلوں گا مختار
کس لئے وہ مجھے پیغام دیئے جاتے ہیں

ضروری بات۔ باوجود ایک ماہ پہلے اطلاع دینے کے جو اصحاب فروری کے وی۔ پی واپس کردیں وہ یہ بھی اطلاع دیدیں کہ رسالہ انکے نام جاری ہے یا بند کردیا جائے۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان)

۵ر دسمبر ۱۹۱۶

"۵ر دسمبر کی شام کو میں نے اپنی کمزور ہستی چند مشکلات میں پائی اسوقت سوائے اسکے اور کچھ نہ سوجھا کہ مزار اقدس پر حاضر ہو کر عرض حال کروں میں اس رنگ میں سماع موتیٰ کا قائل نہیں کہ انکی قبر پر حاضر ہو کر کچھ کہہ جائے تو وہ سُن لیتے ہیں ہاں خدا تعالےٰ چاہے تو ملائکہ کے ذریعہ سلام پہنچا دے۔ مگر یہ میرے دل کی ایک مجبوری ہے جسے کچھ میں ہی سمجھتا ہوں یا شاید میں بھی نہیں سمجھ سکتا دوسری صبح جب میں اٹھا تو مجھے معلوم ہوا کہ بادل جو گرج رہے تھے مطلع صاف کر گئے کچھ بدلیاں رہ گئی ہیں جنہیں اڑانے کے لئے بیکس کی آہیں ہی کافی ہیں" (اکمل)

کیوں مخالف ہو گئی میرے قضا کوئی دوست
دیکھنے دیگی نہ وہ شاید مجھے اب سوئے دوست

تم مجھے کافر کہو مسلم نہ سمجھو - ڈر نہیں
میرا قبلہ میرا کعبہ ہے فقط اک روئے دوست

بس یہی سجدہ مرا جانو - یہی سمجھو نماز
میرا سر اوندھا پڑا ہو اور ہو زانوئے دوست

انکی شرمیلی نگاہ میں ہیں غضب کی شوخیاں
جانتا ہوں میں بہت اچھی طرح سے خوئے دوست

داغہائے کہنہ تازہ کر کے لے آیا ہوں میں
یہ شگفتہ پھول بن جائینگے دستنبوئے دوست

مشک و عنبر سنبل و ریحاں کی کچھ پروا نہیں
سونگھ لیتا ہوں ذرا بڑھ کر کبھی گیسوئے دوست

اس کا سوتا حوض کوثر سے یقیناً ملتا ہے
بند کیوں ہونے لگی اے دشمنو یہ جوئے دوست

میں تو سمجھونگا کہ ہاتھ آیا مرے حبل المتیں
گر کسی سے پا لیا میں نے کبھی اک موئے دوست

میری کمزوری میں مجھکو دیکھ سکتے ہو اگر
قلت نیروئے دشمن - قوت بازوئے دوست

اسقدر بیگانہ وش ہو کر بھی اپنا رکھتا ہے
جادوؤں میں کوئی جادو ہے تو ہے جلوۂ بت

پلکوں میں چھالے پڑے اور انمیں کانٹے بھی چبھے
پھر بھی ہاتھ آیا نہ میرے آہ! وہ آہوئے دوست

بھولی دنیا دیکھتی پھرتی ہے یونہی ماہ عید
دیکھ لیتی دیدۂ مشتاق ساں ابروئے دوست

اور کون اس ملک پر فرمانروا ہو سکتا ہے
کشور دل پر ہے میرے قبضۂ قابوئے دوست

آرزوئیں اور سب پوری ہوئیں اک رہ گئی
مٹ کے ہو جاؤں میں اکمل غبار کوئے دوست

غزل قادیانی

"ہمارے رامپوری دوست جناب منشی قاسم علی خان صاحب قادیانی نے میرے ایک خط کے جواب میں مندرجہ ذیل نظم لکھ بھیجی ہے جو ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیجاتی ہے" (ایڈیٹر)

ادا ہو خاک پہلے سے شکر کیونکر قدر دانی کا
چڑھی ہے انکے سر اوڑ کر بھلا ہو توانی کا

ضعیفی میں کہاں زور اب طبیعت کی روانی کا
آثار اب ہر طرف سے دمبدم ہوتا ہے پانی کا

تغافل ہی نتیجہ انتہاء ناتوا.. نی کا
سمجھ آتی ہے تب جب وقت جاتا ہے جوانی کا

خطاب بنج ناچیز درج نامہ .... نامی
ہے مژدہ جس کا ہر نقطہ حیات جاودانی کا

کھلایا غنچۂ دل کو چمن ساز حقیقت نے
شگوفہ شاہدِ شاخِ قلم ہے گلفشانی کا

ضیاء مہر سے روشن اگر ہو طالعِ.. ذرّہ
تو پھر اس سے زیادہ وقت ہے کب شادمانی کا

کمال عشق ہو نیسی محب محبوب بنتا ہے
یہ انجام محبّت ہے یہ پہل ہے سخت جانی کا

گیا تھا شان مجنوں میں پھر الیلی صفت ہو کر
تماشا مر کے دیکھا ہے بہار زندگانی کا

ذرا انصاف کیجے میں کہ تم ظلّ مسیحا ہو
متاعِ حسن پر سکّہ ہے کسکی کامرانی کا

تغافل یا جفا کاری کہاں عاشق مزاجوں میں
صفت انکی ہے یہ جنکا ہے شیوہ دلستانی کا

برا ہوں میں بہت اچھا ہوں آنکھوں میں تمہاری
نتیجہ جان جاتا ہے جنہیں زندگانی کا

محبت دے خدا اپنی ہوں مستدعی دعا کیجے
کہ پیار اچھا نہیں دیکھا کہیں دنیائے فانی کا

وہ نور چشم حق بیں ہے وہ خار دیدۂ بد بیں
نہاں کس آنکھ سے نام و نشاں ہے قادیانی کا

خریدارانِ تشحیذ کی خاص توجّہ درکار ہے

احباب کرام! تشحیذ بلحاظ فنڈ کے نہایت نازک حالت میں جا رہا ہے آپ صاحبان کی مجموعی توجہ درکار ہے کوئی خیرات نہیں مانگی جاتی بلکہ صرف یہ کہ آپ موجودہ خریدار ایک ایک خریدار اور دیں۔ یا آپ میں سے جو ذی استطاعت اصحاب ہیں۔ وہ حالات متساعد ہونے تک دو دو یا چار چار آنے ماہوار اعانت قبول فرمائیں تاکہ اخراجات متعلقہ چل سکیں۔

مینیجر

(د)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

نوٹ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۷ کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری مُفت بلاقیمت و محصولڈاک بھیجی جاتی ہے۔

جس کا درد وہی جانتا ہے
دوسرا کیونکر جان سکتا ہے

یوں تو کوئی ایسا مرض نہیں جس کی تکالیف سے مریض نالاں اور پریشان نہ ہو مگر دمہ کے مریض خاص کر دمہ کے ناقابل برداشت تکلیف سے واقعی بہت ہی پریشان ہوتے ہیں اور رات دن سانس ہونے کی وجہ سے دم نکلے جاتے ہیں اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے دیکھئے آج اسکو کسقدر تکلیف ھے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس لاعلاج مرض کی بازاری دوا زیادہ تر نشیلی اشیاء اور دھتورہ بھنگ بلاڈونا پوٹاس ای وڈ اند دیگر بنتی ہے اسلئے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی دمہ کی دوا۔ ایک انمول جوہر ہے یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفا پا کر مداح ہیں آپنے بہت خرچ کیا ہوگا لیکن ایک مرتبہ اسے بھی آزمالیں اسمیں نقصان نہیں قیمت عہ فی شیشی محصولڈاک ۵؍

اس دوا کے دو خاص فوائد ہیں (۱) ایک خوراک میں دمہ دبتا ہے (۲) اور کچھ روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا ہے اور جبتک استعمال میں رہے دورہ نہیں ہوتا

ہمیشہ تندرست رہنے کی ترکیب

آپ جانتے ہیں انسان کی زندگی خون سے ہے اسلئے خون صاف رکھنا ضروری ہے اسکی ترکیب آسان ہے ڈاکٹر برمن کی آئی اوڈائد سالسہ مفید ثابت ہوا ہے اسمیں پوٹاس ای وڈ اند وغیرہ کئی ایک آزمودہ ادویات ملا کر بنتا ہے اسلئے تمام سالسوں سے زیادہ مفید ہے گرمی آتشک گٹھیا وغیرہ یا پارہ ملی ہوئی ادویہ کے استعمال سے خون بگڑ گیا ہو تو اسکو استعمال کیجئے خون بگڑنے کی دو وجہ ہیں آتشک و گٹھیا ایسے عارضے میں پارہ ملی ہوئی ادویات استعمال کرنے سے خون بگڑ جاتا ہے پوری حالت فہرست منگا کر دیکھئے قیمت عا محصول ۸؍

اگر آپ اپنے لڑکے لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہوں تو لال شربت پلا دیں کلیجہ کی کمزوری و کھانسی ولاغری کو دور کرنا چاہتے ہو تو لال شربت پلاؤ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک دوا یکساں فائدہ کرتی ہے پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونیکی وجہ سے لڑکے خواہش سے پیتے ہیں

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ